جاهدوا في الله حق جهاده

الحمد لله

رسالہ

جہادِ وید

جس میں جہاد کا ثبوت ویدوں اور دیگر
دھرم شاستروں سے کافی ووافی دیکر اسلامی
جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کیلئے بند کردی ہے

مصنفہ

مشہور مناظر مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل)

مصنف تفسیر ثنائی

وغیرہ

[illegible] بازار سلیم پریس امرتسر میں طبع ہوا

قیمت ۳/ — محصول علاوہ

ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار اہلحدیث اور دفتر اخبار مسلمان امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ النبی و اٰلہ

مجھے پہلے دیکھئے

اسلام علاوہ اعتقادی تعلیم کے عملی تعلیم میں سے جس حکم پر فخر کر سکتا ہے وہ مسئلہ جہاد ہے۔ ہم خدا لگتی کہنے سے نہیں رک سکتے کہ اسلام میں جہاد کی پاک تعلیم ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر اسلام میں جہاد کی تعلیم نہوتی تو ہمارے خیال میں اسلام کے غلط مذہب ہونے کی یہی ایک دلیل کافی ہوتی۔ کہ اس میں جہاد نہیں +

اسلام جن شرائط سے جہاد کی تعلیم دیتا ہے اون کے بیان کا محل اور ہے۔ یہ رسالہ اون شرائط اور مواقع کے بتلانے کے لئے نہیں +

برخلاف اسکے مخالفین خصوصاً آریہ سماجیوں نے ایسے پاک اور ضروری مسئلہ پر چونکہ اعتراضات کئے اور اپنی تعلیم کو چھپایا اسلئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک رسالہ ایسا لکھا جانے کہ اوسمیں آریہ دھرم کی معتبر کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا ہو۔ چنانچہ یہ رسالہ اسی غرض سے لکھا گیا ہے اور اسی بنا پر اسکا نام تجویز ہوا ہے

جہاد وید

اُمید ہے کہ اپنے بیگانے اس سے فائدہ اوٹھاوینگے اور یہ رسالہ بھی اسی طرح دلچسپی سے پڑھینگے جس طرح جنگ ترکی اور اٹلی کی خبریں آجکل پڑھتے ہیں۔

خاکسار
ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)
امرتسر
۱۸ر نومبر ۱۹۱۱ء

تقسیمِ جہاد

ہمارے سماجی دوست جب سنتے ہیں کہ ویدوں میں جہاد کا حکم ہے تو کہدیتے ہیں کہ جہاد مذہبی نہ تھا ہمیں معلوم اس کہنے سے وہ کیا فائدہ سمجھتے ہیں اسلئے پہلے ہم جہاد کی تقسیم بتلاتے ہیں:-

دنیا میں جنگ دو قسم کی ہوتی ہیں (الف) مذہبی (ب) ملکی۔ مذہبی جنگ سے مراد وہ لڑائی ہے جو مخالفین مذہب سے ہو۔ خواہ ایک ہی ملک کے رہنے والے ہوں ملکی جنگ سے وہ جنگ مراد ہے جو مخالفین ملک سے ہو خواہ دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں۔ پہلی جنگ کا خاتمہ ایک معنی سے اتحاد مذہب سے ہو جاتا ہے۔ یعنی ایک فریق دوسرے فریق کا ہم خیال ہو جائے تو مذہب جنگ کے بند کرنے کا حکم دیتا ہے۔ دوسری جنگ کا خاتمہ فتح ملک پر ہوتا ہے خواہ اوس کے دونوں فریق ایک ہی دین اور ایک مذہب کے پیرو ہوں۔ جیسے گذشتہ ایام میں چین اور جاپان کی لڑائیاں۔ یہ ظاہر ہے کہ مذہبی کتابوں میں جن لڑائیوں کا ذکر ہوگا وہ مذہبی ہونگی اور جن لوگوں کو مذہبی کتابوں میں دشمن کہا گیا ہوگا وہ اُس دین اور کتاب کے منکر ہونگے جس میں اونکا ذکر ہوگا مثلاً قرآن شریف میں لکھا ہو کہ دشمنوں کو مارو تو ان دشمنوں سے وہی لوگ مراد ہوں گے جو دین اسلام کے مخالف اور مسلمانوں کے بحیثیت اسلام دشمن۔ اسی طرح ویدوں میں سمجھنا چاہئے اسلئے کہ مذہبی کتاب اپنے جملہ مومنین اور مصدقین کو ایک نگاہ سے دیکھتی ہے ممکن نہیں کہ اوس میں خطاب جمع سے مراد بعض فرقے ہوں اور دشمنوں سے مراد اوسی کے مصدقین میں سے بعض دیگر نہیں بلکہ جہاں کہیں وہ اس قسم کے احکام جاری کرتی ہے وہاں امر کے مخاطب اوس کے مصدقین ہوتے ہیں اور دشمنوں سے مراد اوس کے منکر یا مخالف خواہ اُن لوگوں کو اصل کتاب کا مخالف کہا جائے یا ماننے والوں کا دشمن بنایا جائے۔ بہر حال اوس سے مراد وہی لوگ ہوتے ہیں جو اوس دین اور اوس کتاب کے منکر ہوں۔

اس دلچسپ تمہید کے بعد وید کی جہاد کے احکام سنئے۔

ویدوں میں جہاد کے متعلق کئی ایک منتر ہیں اور قسم قسم کے عنوان سے حکم آئے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں:۔

(۱)۔ اے دشمنوں کو مارنے والے! اصول جنگ میں ماہر۔ بے خوف وہراس۔ پرجاہ و جلال عزیز و اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو اور بہ فرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سر انجام کرو۔ تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم رؤیں تن اور فولاد بازو ہو اپنے زور شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو۔ (اتھر وید کانڈ ۶۔ انو واک ۱۰ ورگ ۷ ۹ منتر ۳)

کس زور و شور سے جہاد کی ترغیب دیگئی ہے۔ پہلے واقعات بتلاکر روئے زمین پر سکہ جمانے کا حکم ہے۔ بہت خوب! آگے چلئے:۔

(۲)۔ میں اوس محافظِ کائنات۔ صاحبِ جاہ جلال۔ نہایت زور آور فاتحِ کل۔ تمام کائنات کے راجا قادرِ مطلق اور سب کو قوت عطا کرنے والے پرمیشور کو جس کے آگے تمام زبردست بہادر سرِ اطاعت خم کرتے ہیں اور جو انصاف سے مخلوقات کی حفاظت کرنیوالا قادرِ مطلق پرمیشور ہے ہر جنگ میں فتح پانے کے لئے مدعو کرتا ہوں اور پناہ لیتا ہوں۔ وہ لا انتہا دولت و حشمت کا عطا کرنے والا قادرِ مطلق ایشور ہمارے تمام کاروبار سلطنت میں امن و امان۔ فتح و نصرت اور خیر و عافیت قائم رکھے۔ (یجر وید۔ ادھیائے ۲۰ منتر ۵۰)

اس منتر میں جہاد کا حکم بعنوان دعا مذکور ہے۔ اور سنئے:۔

(۳) اے انسانو! تمہارے آیدھ یعنے توپ۔ بندوق وغیرہ۔ آتشگیر اسلحہ اور تیر کمان تلوار وغیرہ ہتھیار میری عنایت سے مضبوط اور فتح نصیب ہوں۔ بدکردار دشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو۔ تم مضبوط۔ طاقتور اور کار نمایاں کرنے والے ہو

تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دیکر انہیں روگردان دیپا کردہ تمہاری فوج جرّار و کارگزار اور نامی گرامی ہو۔ تاکہ تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو اور تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے"۔

(رگ وید۔ اشٹک ا۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۱۸۔ منتر ۲)

اس منتر کا مطلب بھی صاف ہے کہ آلاتِ جنگ کی طیاری اور لیس رکھنے کا حکم ہے۔ جو بعینہٖ دوسرے لفظوں میں جہاد کے حکم میں ہے۔ اور سنئے :۔

"اے فرمانبردار لوگو! تمہارے اسلحۂ آتشیں وغیرہ از قسم استر اور توپ تفنگ تیر۔ تلوار۔ وغیرہ شستر مخالفوں کو مغلوب کرنے اور ان کو روکنے کے لئے قابل تعریف اور با استحکام ہوں۔ تمہاری فوج مستوجب توصیف ہو تاکہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو"۔ (رگ وید۔ منڈل۔ ا۔ سوکت ۳۹ منتر ۲)

یہ منتر بھی کسی توضیح یا تشریح کا محتاج نہیں۔ بلکہ صاف صاف اور کھلے کھلے الفاظ میں جہاد کا حکم ہے۔ اور سنئے :۔

(۵) الہی تمام انند کے دینے والے جگدیشور! سب متنفسوں میں انتریامی اور سچائی کے پرکاش کرنے والے آپ کی کرپا سے ہم لوگ آپس میں یہ اپدیش کریں کہ جیسے یہ سب کا پرکاش کرنے والا سورج لوک اور زمین میں انیک بندھنوں کے ذریعے کرنوں سے زمین وغیرہ سب پدارتھوں کو باندھتا ہے۔ ویسے تم بھی دشمنوں کو باندھکر اچھے اچھے گنوں کا پرکاش کرو۔ اور جیسے زمین پر اس سنگرام میں جس میں کہ عالم لوگ اچھے اچھے پدارتھ یا اعلےٰ سے اعلےٰ ودوانوں کی سنگت کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس سنگرام میں دشمنوں کو مارتا ہوں ویسے تم لوگ بھی مارو"۔

(یجر وید۔ ادھیائے ا۔ منتر ۲۶)

اس منتر میں دشمنوں کو مارنے کا صاف صاف لفظوں میں حکم ہے۔ یہی جہاد ہے۔ اور سنئے :۔

(۶) اے اعلےٰ صفات سے موصوف خالق کائنات آپنے جس اناج وغیرہ اشیاء سے

اور متنفسوں کو روح دینے والے پیار بھرا اور بہت سی مخلوقات سے معمور زمین
کو اوپر اٹھا کر چاند کے کرہ کے نزدیک قائم کیا ہے۔ آپکے اس احسان کی وجہ
سے عقل سلیم والے عالم انسان اس زمین کو حاصل کرکے آپ کے مطابق چل کر
مقدس یگیہ کا انوشٹھان کرتے ہیں۔ جیسے راحت میں مگن ہو کر عاقل انسان
جیون کاہت کرنے والی اس زمین کے سہارے سے فوج اور اسلحہ سلسلہ وار
لیکر جنگجو انسانوں کو اپنا رعب اور اپنی حشمت دکھاتے ہوئے دشمنوں کے
اعضاء کاٹنے والے میدان جنگ میں غنیم پر فتح پاکر راج کو حاصل کرتے ہیں یا
یا جیسے مذکورہ بالا طریقہ سے عاقل انسان پہلے وقتوں میں قائم المرام ہو کر جن
تراکیب سے اچھی طرح اشیاء کو حاصل کرکے ان کا جائز استعمال کرتے ہیں۔ ویسے ہی
اے اعلےٰ جاہ و جلال کی خواہش کرنے والے انسان تو بھی اس کو حاصل کرکے الیشور
کی پوجا اور اشیاء کو حاصل کرنے والی اعلےٰ سے اعلےٰ ترکیبوں کا استعمال کر جس
طرح بھی دشمنوں کو ہلاک کیا جا سکے اسی قسم کے کاموں کو کرکے سدا ہی
راحت سے زندگی بسر کر۔ (یجر وید ادھیائے ۱۔ منتر ۲۸)

اس منتر میں بھی فوج کی آراستگی کا صاف لفظوں میں حکم ہے۔ جس سے غرض جہاد ہے

اور سنئے :-

(۷) میں مادی آگ اور چندر لوک کے دکھوں کو برداشت کرنے کے قابل دشمنوں کو
اچھی طرح فتح کروں میدان جنگ سے پیدا ہونے والی فتح کو حاصل
کرنے والا بن کر میں اپنے آپ کو اچھی طرح عمدہ دلائل سے مزین کروں۔ وہ دیا کو
اچھی طرح کر یا کشل ہو کر مذکورہ بالا جو آگ اور چندر لوک ہیں۔ اور وہ جو کہ ظلم
کرنے والا بدکردار انسان ہم منصف مزاج لوگوں سے دشمنی کرتا ہے۔ اور جس
ظلم کرنے والے سے انصاف کرنے والے ہم لوگ دشمنی کرتے ہیں۔ ہم اس دشمن
کو دور کرتے ہیں۔ اور میں بھی اس بدکردار دشمن کو اسلحے سے مسلح فوج کی
مدد سے جنگ میں شکست دیتا ہوں۔ میں ہوا اور بجلی کی شعاع میں آگ کی

ودیا سے اچھی طرح مزین ہو سکوں۔ اور میں گیان کی مدد سے جاہ وجلال کی تحصیل کے لئے ہوا اور بجلی کی ودیا کے جاننے والا ہو کر اپنے آپ کو ہمیشہ اچھی طرح دلائل سے مزین کر کے سکھ کو حاصل کر سکوں۔ اور مجھ سے اچھی طرح سدھ کئے ہوئے ہوا اور آگ ہیں۔ وہ مورکھ انسان جو ہم عالم لوگوں سے نفرت سے پیش آتا ہے۔ اور جس مورکھ سے ہم عالم لوگ نفرت کرتے ہیں ہم اس دشمنی کرنے والے مورکھ کو دور کرتے ہیں۔ اور میں اس کو علم کے پرکاش سے اچھی طرح تعلیم دے کر پاک کرتا ہوں۔" (یجروید ادھیائے ۲۔ منتر ۱۵)

اس منتر میں بھی فتوحات ملکی حاصل کرنے کی تمنا ہے جو بغیر جہاد کے ممکن نہیں۔
اور سنئے:۔

(۸) اے سُور بیر! (بہادر!) آپ اس لوگ میں میدان جنگ میں عالموں کے ساتھ ملکر ہم لوگوں کی اچھی طرح رکھشا کیجئے اور قتل مت کیجئے۔ اے شہ زور بہادر جیسے آپ کی بڑی وید پرمان یکت دانی ودیا وغیرہ اتم گنوں کے سینچنے اور اعلےٰ اعلےٰ ہو یہ یعنے ہر ایک موسم کے مطابق یگیہ کرنے والے ودوان کے گنوں کا پرکاش کرتی ہے۔ یا جیسے ودوان لوگ ہم سے آپ کے گنوں کا ورنن کر کے آنندت ہوتے ہیں۔ ویسے ہی یگیہ کرنے والا یجمان اگنی یا آگ سے جو وغیرہ اعلےٰ اعلےٰ اناجوں کو آگ میں ہوم کر کے ان پدارتھوں کے ذریعہ سب کو سکھ دینے کا موجب ہوتا ہے۔ (یجروید ادھیائے ۳ منتر ۴۶)

بشرح صدر اس منتر میں بھی فتوحات کی آرزو ہے۔
اور سنئے:۔

(۹) اے سپہ سالار اچھی طرح علم حاصل کرتا کہ تو کارہائے نمایاں کر سکے۔ تیری عمر زیادہ ہو۔ تیری شجاعت اور تیرے ہتھیار راجہ کی حفاظت کے لئے ہوں۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ تجھے یہ زندگی ملی ہے تو اس کے فرض کو پورا کر ایشور کو جان۔ اوس کے علم کو حاصل کر میں تجھے سپہ سالار مقرر کرتا ہوں۔ فوج ہی تیرا گھر ہے

اے سپہ سالار قابل تعریف نیک اعمال کر عالموں کی حفاظت کر راج کو ترقی دینے کے لئے
میں تجھے اس عہدے پر مقرر کرتا ہوں"۔ (یجر وید ادھیائے ۷ منتر ۲۲)
مضمون صاف ہے کہ جہاد کے انتظام کے لئے سپہ سالار مقرر کئے جاتے ہیں
معنی سنئیے :-
(۱۰) "اے راجہ اگنی ہوتر سے لیکر راج پالن تک جتنے فرائض ہیں تو اون کو ترقی دے
منتروں منصف مزاج انسانوں عالموں اور عالموں کی حفاظت کرانہی کاموں
کے لئے میں تجھے راجہ بناتا ہوں۔ اے سپہ سالار تو نیک انسانوں کی صحبت
اختیار کر۔ شان وشوکت بڑھا۔ عالموں کی حفاظت کران کاموں کے لئے میں
تجھے سپہ سالار بناتا ہوں۔ تو علم اسلحہ میں ماہر ہے۔ صنعت وحرفت کو ترقی
دینے کے لئے تو آگ اور بجلی کے گنوں کو پرکاشت کر۔ اور ودیا کو بڑھا
اس کام کے لئے میں تجھے مقرر کرتا ہوں۔ اے کاریگر میں تجھے صنعت وحرفت
کو بڑھانے اور اون کے متعلق تمام علوم کو جاننے کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ اے
ادھیاپک! میں تجھے پڑھنے پڑھانے کو ترقی دینے راجہ اورشاستروں کتابوں
کو یوگ ودھیا سکھانے کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ اے برہم گیانی! میں تجھے وگیان
کی ترقی اور ایشور اور وید وشاستر کا علم دینے کے لئے مقرر کرتا ہوں"۔
(یجر وید ادھیائے ۷ منتر ۲۳)
مطلب صاف ہے کہ علم اسلحہ اور بجلی یعنی جہاد میں آتش فشانی کی تعلیم ہے۔
اور سنئیے :-
(۱۱) "اے جاہ وجلال والے اور دشمنوں کا ناش کرنے والے راجہ! تو فوج کے قوانین کے
مطابق انتخاب کیا گیا ہے۔ میں تجھ کو میدان جنگ کے لئے استرودیا (علوم
اسلحہ) کا اپدیش کرتا ہوں۔ تیرا یہ فوج پر ادھیکار تیرے لئے سکھ دائی ہو
میدان جنگ میں لڑنے کے لئے میں تجھے سویکار کرتا ہوں۔ تو سب سے
یکساں محبت کر۔ جیسے ہوا کی مدد سے بادلوں کو چھین بھن کرکے سورج تمام

پدارتھوں کے رس کو کھینچتا ہے ویسے ہی تو بھی اپنے مشیروں کے ساتھ سب پدارتھوں کے رس کو سیون کر اور گیان کو حاصل کر۔ ظلم کرنے والے اور بے انصافی کرنے والے دشمنوں کا ناش کر اس کے علاوہ جو دشٹ لوگ دوسروں سے مکر کر چھین کر اپنے من کو خوش کرتے ہیں اون کو دُور کر اور ہم لوگوں کو سب جگہ سے بے خوف کر۔ (یجر وید ادھیائے ۷، منتر ۳۷)

مطلب صاف ہے، کہ جہاد کی تعلیم اور اوس کے فوائد کا اظہار ہے اور سنئے:۔

(۱۲) میدان جنگ میں ویدک ودیا کو پرکاش کرنے والا وید (ڈاکٹر) ہم کو ویدک اور یُدھ کی شکچھا یکت بانی سے آنند دینے والا ہو۔ دوسرا بہادر میدان میں دشمنوں کو پائمال کرتا ہوا آگے آگے چلے۔ تیسرا بہادر میدان جنگ میں بیر رس سے لڑنے والوں کو جوش دلاتا ہے۔ چوتھا بہادر کمال آنند سے دھرم کے دشمنوں پر فتح حاصل کرے۔ (یجر وید ادھیائے ۷، منتر ۴۴)

مطلب صاف ہے کہ میدان جنگ اور جہاد میں علاوہ کمسٹریٹ (انتظام غلہ اور چارہ) کے مجروحوں کے علاج کے لئے معالج بھی ہونے چاہئیں۔ کیوں نہ ہو۔ باقاعدہ جنگ جہاد ایسے ہی ہوتے ہیں۔

اور سنئے:۔

(۱۳) اے دشمنوں کو مارنے والے گرہ آشرمی! تو بادل کی مانند سب پر سکھ کی بارش کرنے والا بن۔ تیرے رتھ کی مانند گھر کو کھینچنے یا سیراب کرنے کے لئے جل اور دھن گھوڑوں کی مانند ہوں۔ تو ایسے گرہ آشرم میں پرورش کرنے کی پرتگیا کر۔ اس گرہ آشرم میں تیرا من شانتی کو حاصل کرے۔ تو وید بانی سے شانتی حاصل کر تو گرہست آشرم کو چلانے کی سامگری گرہن کر۔ ایسے سولہ کلاؤں سے مکمل گرہست آشرم میں پرویش کرنے کی میں تجھے آگیا دیتا ہوں۔ (یجر وید ادھیائے ۸ منتر ۳۳)

مطلب صاف ہے، کہ دشمنوں (یعنے دھرم کے مخالفوں) کو مارنے کا حکم ہے۔ بہت

خوب۔ اور سنئے:۔

(۱۴) اے جاہ وحشمت کی رکھشا کرنے اور دشمنوں کا ناش کرنے والو! تم اچھے اچھے بالوں والے اور بیل کی مانند طاقتور اور عمدہ ملک تک پہونچانے والے گھوڑوں کو رتھ میں جوڑو۔ اس کے بعد ہم لوگوں کی عرض و معروض کو دھیان دے کر سنو! آپ گرہ اشرم کی سامگری کو گرہن کئے ہوئے ہیں۔ میں سولہ کلاؤں سے پری پورن مکمل جاہ وحشمت کے لئے تجھے اپدیش کرتا ہوں۔ میں اس گرہست آشرم میں پرویش کرنے کے لئے جو کہ سولہ کلاؤں سے پری پورن اور جاہ وحشمت کو دینے والا ہے " (یجروید ادھیائے ۸۔ منتر ۳۴)

(۱۵) اے جاہ وحشمت کی رکھشا کرنے والے اور دشمنوں کا ناش کرنے والے سبھاپتی! آپ سدھے ہوئے اور طاقتور گھوڑوں والی فوج کو جاہ و جلال کی ترقی کے لئے حرکت دیتے ہیں۔ آپ ایسی فوج کے ذریعہ رشیوں اور گیانیوں اور سادھارن انسانوں اور تمام اچھے کاروبار کی رکھشا کریں۔ تیرا یہ راج دھرم کا گھر ہے اس میں تمام مال ومتاع موجود ہے۔ تیری رعایا تجھ سولہ کلا پورن راجہ کی حفاظت اور سہارے کو حاصل کرے " (یجروید ادھیائے ۸۔ منتر ۳۵)

ان دونوں منتروں کا مطلب بالکل صاف ہے کہ دشمنوں کے مارنے یعنی جہاد کرنے کا حکم ہے۔ اور سنئے:۔

(۱۶) اے جاہ وحشمت والے سبھاپتی! آپ اپنی فوج کے ساتھ سوم رس کو پیجئے اور اپنی فوج کے ساتھ اپنی ہر ایک قسم کی طاقت کو بڑھائیں۔ اپنی داڑھی۔ مونچھ اور ناک وغیرہ اعضاء سے کما حقہ کام لیں۔ ہم نے آپ کو راج کے قوانین کے مطابق منتخب کیا ہے۔ ہم آپ کو جاہ حشمت کے دینے والے پرماتما کی خاطر قبول کرتے ہیں۔ ہم آپ سے دشمنوں کو ہلاک کرنے کے لئے استدعا کرتے ہیں۔ اے کمال رعب وداب والے راجہ! جیسے آپ دشمنوں کو جیتنے کی خواہش کرنے والوں میں سے کمال حوصلہ والے ہیں۔ اسیطرح میں بھی عام انسانوں میں ممتاز ہوؤں " (یجروید ادھیائے ۹۔ منتر ۴۰)

اس منتر کا مطلب بھی صاف ہے کسی تفسیر کا محتاج نہیں۔ صاف جہاد کی ترغیب ہے۔ اور سنئے:-

(۱۷) "اے سیناپتی! اے سپہ سالار! تو ہمارے اون دشمنوں کو ہلاک کر۔ جو کہ فوج کے ساتھ ہم سے جنگ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اون دشمنوں کو گرفتار کر۔ وہ دشٹ لوگ جو ہم کو ایک قسم کا دکھ دیتے ہیں۔ تو اون کو اس طرح ہلاک کر۔ جس طرح سورج کی روشنی تاریکی کا ناش کرتی ہے۔ تیرا یہ کام راج کے قیام کا باعث ہے۔ فوج نے تجھے اپنا سپہ سالار تسلیم کیا ہے۔ ہم تجھے ایسے جنگ کے لئے جس میں غنیم کی فوج کی کثرت ہے۔ قبول کرتے ہیں۔ تیرے تمام دشمن ہلاک ہو جائیں۔ اور تو اکھنڈ راج کو حاصل کرے" (یجروید ادھیائے ۸۔ منتر ۴۴)

اس منتر کا مطلب بھی صاف ہے کہ سپہ سالار کو جہاد کا حکم ہوتا ہے۔ اور سنئے:-

(۱۸) اے میدانِ جنگ میں لڑائی کے موقع پر آگے جا کر لڑنے والے سورج کی مانند سپہ سالار۔ اور کالی گھٹا کی مانند فوج کے بہادرو! تم دونوں اُن تمام دشمنوں کو جو ہماری فوج سے لڑنا چاہیں۔ تیر و تفنگ سے ہلاک کرو۔ اور دشمنوں کی جو عظیم الشان فوج تمہارے سامنے آئے یا جو بھی تمہارے سامنے اکڑ فون کرے تم لوگ اون کو مار بھگاؤ اور ان کو دور پہونچا دو۔ تاکہ تمہارا آنند بڑھے۔ اے دشمنوں کے سکھ کو پائمال کرنے والے راجہ! تو ہمارے دشمنوں کی ہر طرح سے بیخ کنی کر دے۔ تاکہ ہم لوگ اس زمین پر اور زمین سے اوپر خلا میں نہایت ہی سکھ کے دینے والے لوگ ہیں عمدہ عمدہ اولاد سے بہت اولاد والے اور قابل تعریف بہادروں سے بہت بہادروں والے اور عمدہ عمدہ طاقتوں سے اچھی اچھی طاقتوں والے ہو کر آنند سے رہیں" (یجروید ادھیائے ۸۔ منتر ۵۳)

تشریح کی حاجت نہیں جہاد کی آرزو ہے۔ جہاد ہی کا حکم ہے۔ جہاد کی تمنا ہے۔ اور سنئے:-

(۱۹) "اے راجہ آپ کی عقل تیز ہو۔ جس طرح باز ہوا میں چاروں طرف تیزی سے اڑتا ہے اسیطرح آپ بھی ہم لوگوں کے لئے فوج کی طاقت سے طاقتور ہو جیئے۔ اے تیز رو راجہ! تو اسی طاقت کے ذریعہ دکھ سے پار کرنے اور میدان جنگ میں فتح پانے والا بن۔ اے بہادر سپاہیو! تم اپنے راجہ کی رکھشا کرو۔ اس کی سیوا کرو۔ علم و عقل کو حاصل کرو۔ میدان جنگ میں فتح حاصل کرو۔ اور اچھے اچھے پدارتھوں کا استعمال کرو" (یجروید ادھیائے ۹ منتر ۹)

(۲۰) "اے بہادرو! جیسے میں جسم اور آتما کی طاقت سے مالامال سپہ سالار پرماتما کے بنائے جگت میں، جو کہ سب جاہ و حشمت کا دینے والا ہے۔ سب کو روشن کرنے والا ہے، علم کل ہے۔ وید بانی کا پالنے والا ہے جیسے میں اس کے پیدا کئے ہوئے جاہ و حشمت میں فتح حاصل کروں۔ ویسے تم لوگ بھی فتح حاصل کرو۔ اے علم کی طاقت سے آراستہ میدان جنگ کو جیتنے والے۔ چاروں طرف سے دشمنوں کی دیکھ بھال کر کے اون کو گھیرنے والے لوگو! جیسے تم لوگ چاروں طرف چلتے ہو۔ ویسے ہی ہم بھی چلیں" (یجروید ادھیائے ۹۔ منتر ۱۳)

(۲۱) اے راج پرشو! جو سپہ سالار بڑا ہوشیار اور چست و چالاک اور موقع کے مطابق کام کرنے والا۔ اس ہرے بھرے درخت کے پتے یا تیز اڑنے والے نیل کنٹھ کے پروں کی مانند یا بہت ہی خواہش کرنے والے باز کی مانند یا نہایت ہی تیز رفتار گھوڑے کی مانند اچھے اچھے رستوں سے اپنی فوج کو احتیاط سے لے جاتا ہے وہی دشمنوں پر فتح پا سکتا ہے" (یجروید ادھیائے ۹ منتر ۱۵)

(۲۲) اے عالم انسانو! آپ لوگوں کی مدد سے مجھے ویدوں کے ارتھوں کے بودھ کو جاننے کا سوبھاگیہ بہت جلدی ہی حاصل ہو۔ سب انگوں کو دکھلانے والی روشنی اور سب روگوں کو دور کرنے والی سوم لتا وغیرہ اوشدھیوں کا علم مجھے حاصل ہو۔ پڑھے لکھے ماتا پتا حاصل ہوں۔ آپ قابل تعریف طاقت والے میدان جنگ کو جیتنے والے میدان جنگ میں جاتے ہو۔ بالکل پاک کئے گئے بڑی

فوج کے سپہ سالار کے قبول کئے جانے کے لائق حصے کو تم قبول کرو۔"
(یجروید۔ ادھیائے ۹ منتر ۱۹)

(۲۳) اے راجہ آپ دُکھ دینے والے دشمنوں کی فوج کو اچھی طرح بار بار ذنا کرتا کہ آپکے دھرم یکت راج میں سدا ہی آنند بڑھے تمہاری فوج خوب قواعد دان اور مضبوط ہو۔ دکھ دینے والے دشمنوں کو دُور کرو اور ودیا بل اور نیائے کو دھارن کرو۔" (یجروید۔ ادھیائے ۹۔ منتر ۳۷)

(۲۴) اے راجہ تیرا دشمنوں کے مقابلہ پر جانا مبارک ہو تو اپنی طاقتور فوج کے ساتھ بدکردار دشمن کی فوج پر حملہ کر۔ اور اس کو تہِ تیغ کر تو دشمنوں کے ملک کو پامال کرتا ہوا واپس آ۔ تو ہمیں سکھ دے۔ اور دشمنوں کو رُلانے والا تیرا سپہ سالار تیرے ساتھ ہو تیرے راج میں تمام پرجا بلا خطر زندگی بسر کرے تیرا راج آکاش میں بھی بھلی پرکار قائم ہو۔" (یجروید ادھیائے ۱۱ منتر ۱۵)

(۲۵) اے سپہ سالار! جیسے میں مقابلہ پر آگے لڑنے والی مختلف قسم کی دھمکیاں دینے والی ہتھیاروں سے مسلح ہوئی ہوئی دشمن کی فوج کو اور دوسروں کے مال کو نقب لگا کر چُرانے والوں اور جوئے کے ذریعے ٹھگنے والوں کو جلتی ہوئی آگ کی لپٹ میں گراتا ہوں۔ اسیطرح تو بھی ایسے آدمیوں کو بھسم کیا کر۔" (یجروید۔ ادھیائے ۱۱۔ منتر ۷۷)

(۲۶) اے انسانو! تمہارا جو یہ سپہ سالار ہے۔ وہ سورج کی مانند آب و تاب والا ہو۔ وہ دشمنوں کے حق میں برق درخشان ہو۔ ایسا ہی سپہ سالار ہماری فوجوں کی کمان کرے وہ عالموں کا پیارا ہو۔ سادھو سنیاسی اور مہاتما لوگ اس کو راج کے متعلق کماحقہ علوم و فنون کی تعلیم دیں۔" (یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۳۴)

(۲۷) اے سپہ سالار! آپ طاقت حاصل کریں۔ اور اس زمین کو اپنے دام تصرف میں لائیں۔ دشمنوں کو منہ کے بل گرائیں۔ ہاتھی اور فوج کے مالک راجہ کی طرح آپ اپنے دشمنوں کو نہائیت ہی دکھ دینے والے ہتھیاروں سے مارتے ہوئے

اُن کے گلے میں پھانسی ڈالیں۔ اور اُن کو رُو دریُّو بلعنت پھٹکار کریں" (بہت خوب)

(یجر وید ادھیائے ۱۲ منتر ۹)

(۲۸) "اے آگ کی مانند دشمنوں کو جلانے والے سپہ سالار! وہ جو ہمارا یا آپکا دشمن ہو وہ جو چور اور لٹیرا لٹیرا ہے۔ وہ خواہ دور ہو۔ خواہ نزدیک ہو۔ آپ بہت جلدی ہی اس کو گرفتار کر کے سزا دیں۔ تاکہ وہ ہم کو کسی قسم کی ایذا نہ دے سکے۔ اسی طرح کی کارروائی سے آپ اپنی تمام رعایا کی حفاظت کریں اور اس کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیں" (یجر وید ادھیائے ۱۳۔ منتر ۱۱)

(۲۹) اے عالم باعمل اور پر جلال مہاتمن! آپکے گھوڑے منزل مقصود تک پہنچانے والے بڑے سدھے ہوئے۔ دشمن پر حملہ کرنے کے لئے بڑے جوش اور طاقت کے ساتھ رتھ کو کھینچنے والے ہیں۔ آپ ایسے گھوڑوں کو رتھ میں جوڑیئے"

(یجر وید ادھیائے ۱۳۔ منتر ۳۶)

(۳۰) اے راجہ لڑائی میں کام آنے والے سم دار۔ تیز رفتار قابل دید گھوڑے وغیرہ پشوؤں کو مت مار میں تجھے ہدایت کرتا ہوں کہ تو جنگل کے مفید پشوؤں کی بھی حفاظت کر۔ اوس کی حفاظت سے تیری عقل روشن ہو۔ اور تیرا جسم دیرپا ہو۔ سفید رنگ کے ہانی کارک پشو کو تیرا شوک پراپت ہو جس دشمن سے ہم لوگ دویش کرتے ہیں اس کو تیرا شوک پراپت ہو" (یجر وید۔ ادھیائے ۱۳۔ منتر ۴۸)

(۳۱) اے علم کے زیور سے آراستہ راجہ! آپ ہمارے زور آور دشمنوں پر فتح حاصل کیجئے۔ ہمارے جو دشمن میدان جنگ میں خفیہ رہتے ہیں۔ ان کو بھی ہم سے دور کیجئے۔ آپ ہمیں آنند دینے والا اپدیش دیجئے۔ ہم لوگ ہمیشہ آپکے مددگار ہیں۔ ہمارے جو سمبندھی ہم سے مخالفت کرتے ہیں آپ اون کو بھی ماریں"

(یجر وید ادھیائے ۱۵۔ منتر ۲)

(۳۲) اے بادل کی طرح تیروں کی بارش کرنے والے سپہ سالار! تیرا تیر کو ہاتھ میں لینا

اور اس کو چلانا منگل کاری ہو۔ اے عالموں کی حفاظت کرنے والے راجہ! تو دنیا میں پرشارتھ کرنے والے انسانوں کو کسی قسم کی ایذا مت دے" (یجر وید ادھیائے ۱۶۔ منتر ۳)

(۳۳) اے بلند اقبال سپہ سالار! تیرے ہاتھ میں جو تیر ہیں۔ تو اُن کو کمان میں رکھکر کمان کے دونوں گوشوں کو ملاکر بڑے زور سے دشمن پر چھوڑ اور جو تیر دشمن تجھ پر چلائیں تو اپنے آپ کو ان کی زد سے دور رکھ" (یجر وید ادھیائے ۱۶ منتر ۹)

(۳۴) اے فنون جنگ میں ماہر انسانو! اس جٹا دھاری سپہ سالار کی کمان کبھی بھی چلے سے اُترنے نہ پائے۔ اور اس کے تیر کی نوک کبھی بھی نہ ٹوٹے۔ اس مسلح سپہ سالار کا ترکش کبھی بھی تیروں سے خالی نہونے پائے۔ اس کا ترکش ہمیشہ تیروں سے بھرا رہے۔ اگر اس کا ترکش تیروں سے خالی ہو جائے۔ تو اس کو نئے تیروں سے بھر دو" (یجر وید ادھیائے ۱۶ منتر ۱۰)

(۳۵) اے بہت زیادہ ویریہ سینچنے والے سپہ سالار! تیرے ہاتھ میں جو تیر و کمان ہے تیرے مطیع جو فوج ہے۔ تو اس تیر و کمان اور فتح نصیب فوج کے ذریعے ہماری سب طرف سے حفاظت کر۔ اور ہماری پرورش کر" (یجر وید ادھیائے ۱۶۔ منتر ۱۱۔) (کیا یہ پرمیشور کہتا ہے شائد؟)

(۳۶) اے میدان جنگ میں چاروں طرف نظر دوڑانے والے تیر و کمان سے مسلح فوج کے سپہ سالار! تو اپنی کمان کو پھیلا اور نوکدار تیروں کو دشمنوں پر چلا۔ اور اُن کو ہلاک کر کے ہمیں دلی راحت دینے والے ہو جئے" (یجر وید ادھیائے ۱۶۔ منتر ۱۳)

(۳۷) اے میدان جنگ میں لڑنے والے بہادرو! تم ہمارے عالموں فاضلوں کو۔ اور معصوم بچوں کو۔ نوکتخداؤں کو۔ حاملہ عورتوں کو۔ بوڑھے باپ کو۔ ماں کو اور ہماری عورتوں کے پیارے جسموں کی ہرگز ہرگز بے حرمتی مت کرو۔ اور

ان کو ہلاک مت کرو" (یجر وید ادھیائے ۱۶ منتر ۱۵)

(۳۸) اے انسانو! تم سب کو بتادو کہ ہم لوگ دشمنوں پر ہتھیار چلانے والوں کو تم میں سے دشمنوں کو ہتھیار سے مارنے والوں کو اناج دیں گے۔ سوتے ہوئے۔ جاگتے ہوئے۔ اونگھتے ہوئے آسن پر بیٹھے ہوئے۔ کھڑے ہوئے۔ دوڑتے ہوئے تم لوگوں کو اناج دیں گے" (یجر وید ادھیائے ۱۶۔ منتر ۲۳)

(۳۹) اے خوش قسمت سپہ سالار آپ اپنے زور آور بازوؤں سے بے شمار ہتھیاروں کا کماحقہ استعمال کرنے والے ہیں۔ آپ اون کے استعمال پر کماحقہ دسترس رکھتے ہوئے ہمارے دشمنوں کے منہ کو پھیر کر اون کو ہم سے دور کیجئے"

(یجر وید ادھیائے ۱۶۔ منتر ۵۳)

(۴۰) اے جنگجو بہادرو! تم ہمیشہ دشمنوں سے لڑتے بھڑتے اور اون کو دھکیلتے رہو۔ خوب جوش سے کام کرو۔ تمہارے ہاتھ میں ہمیشہ ہی مضبوط تیر رہیں۔ اور تم بہادروں کے ساتھ مِل کر یا اون سے الگ ہو کر حسب موقع دشمنوں کو رولاتے ہوئے اور اون پر فتح پاتے ہوئے۔ اور جاہ و حشمت کو حاصل کرتے ہوئے مذکورہ بالا سپہ سالار کے ماتحت رہکر دشمنوں پر نمایاں فتح حاصل کرو۔ اور اگر غنیم کے مقابلہ میں تم کو کسی قسم کا دکھ بھی ملے تو اوس کو برداشت کرو" (یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۳۴)

(۴۱) سپہ سالار کو چاہئے کہ وہ توپ۔ بندوق۔ تلوار اور دیگر آتشیں اسلحہ سے مسلح فوج کو ہر وقت مستعد رکھے۔ وہ تمام اسلحہ کا استعمال جاننے والا اور اپنے محسوسات پر کماحقہ قادر ہو۔ ایسا سپہ سالار ہی سامنے آئے دشمنوں پر فتح پاتا ہے۔ وہ سوم رس کو پیتا ہے اس کے بازوؤں میں طاقت ہوتی ہے اوس کی کمان تیز ہوتی ہے۔ وہ میدان جنگ کا عاشق ہوتا ہے۔ وہ خوب ہتھیار چلاتا ہے۔ دشمنوں کو مارتا ہے۔ ایسا سپہ سالار ہی ایک قواعد دان فوج کے ساتھ دشمنوں پر فتح پاتا ہے" (یجر وید۔

ادھیائے ۱۷ منتر ۳۵ ہے

(۴۲) اس میدان جنگ میں جہاں پہ ہر ایک قسم کے جوڑ توڑ کئے جاتے ہوں۔ وہ سپہ سالار جو کہ پوری طاقت کے ساتھ دشمنوں کا بیج ناش کرتا ہوا اور ان کو اچھی طرح پاؤں کے نیچے روندتا ہوا اور اون پر کسی قسم کا رحم نہ کرتا ہوا× اور ہر ایک قسم کے غیض و غضب سے بھرا ہوا دشمنوں کی فوج کو مغلوب کرتا ہے اور اون کو آئندہ لڑنے کے قابل نہیں رہنے دیتا۔ ایسا بہادر شخص ہماری فوجوں کی کمان کرے۔ اور وہی سپہ سالار ہو۔" (یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۳۹)

(۴۳) سپہ سالار وہی ہونا چاہئے جو طاقتور ہو۔ اعلےٰ صفات سے موصوف ہو خاندانی ہو۔ وچار شیل ہو۔ دشمنوں پر فتح پانے والا ہو۔ اڑتالیس برس تک برہم چریہ کا سیون کرنے والا ہو۔ عالم ہو۔ دشمنوں پہ فتح پانے والے عالموں میں سر دھار رکھنے والا ہو۔ سپہ سالار کو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ میدان جنگ میں جوش دلانے والا گیت باجا کے ذریعہ بلند کروائے" (یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۱)

(۴۴) اے بادلوں کی طرح دشمنوں کو چھن بھن کرنے والے قابل تعریف سپہ سالار آپ ہماری فوج کے جنگجو بہادروں کے ہتھیاروں کو فتح نصیب کیجئے۔ آپ ہماری فوج کے بہادروں کے دلوں کو بڑھائیں اور ہمارے گھوڑوں کی تیز رفتاری کو زیادہ کریں۔ ہمارے فتح نصیب رتھوں سے جے جے کے نعرے بلند ہوں"
(یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۲)

(۴۵) اے فتح چاہنے والے عالم لوگو! آپ ہمارے بوقلموں رنگوں والے جھنڈوں کو علیحدہ علیحدہ رتھوں پر قائم کیجئے فتح کا خواہشمند سپہ سالار اور ہماری قواعد دان فوج دونوں کے دونوں ہی دشمنوں کو میدان جنگ میں پسپا کریں۔ ہمارے جنگجو بہادر فتح کے بعد تک زندہ رہیں اور ہماری ہر طرح سے رکھشا کریں"۔ (یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۳)

× [illegible] (مصنف)

(۴۶) اے انسانو! جس طرح تم دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہو۔ اون پر فتح پاتے ہو اسی طرح تمہارا سپہ سالار بھی تم لوگوں کو گفر دے۔ تمہارے بازو مضبوط ہوں۔ اور تم کبھی بھی دشمنوں کی دھمکی میں نہ آنے والے بنو۔"

(یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۶)

(۴۷) اے جنگجو بہادر! میں تیرے میدان جنگ میں چوٹ کھانے والے اعضاء کو زرہ بکتر وغیرہ سے ڈھانپتا ہوں۔ شانتی پسند راجہ تجھے زندگی دینے والی اوشدھی سے ڈھانپے۔ اور ہمہ صفت موصوف راجہ تیری جاہ و حشمت میں ترقی دے۔ عالم لوگ تجھے دشمنوں کے پامال کرنے کے لئے جوش دلائیں"

(یجر وید ادھیائے ۱۷ منتر ۴۹)

وید میں **جہاد** کا حکم ایسا عام ہے کہ مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی اس مقدس خدمت کے لئے حکم ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہے:۔

(۴۸) اے دشمنوں کی جان لینے والی رانی تو اپنی عورتوں کی فوج کے دلوں میں اتساہ پیدا کر تو اس عورتوں کی فوج کے مختلف دستوں کو گرہن کر۔ ادھرم سے دور رہ تو اپنی فوج پر اپنے دلی مقاصد کا اظہار کر اور دشمنوں کو بھسم کر تاکہ یہ دشمن اپنے دلوں میں غمگین ہو کر رات کی تاریکی کی طرح گمراہ و سرگرداں ہوں۔" (یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۴)

اسی طرح اور:۔

(۴۹) اے تیر اندازی کے علم میں ماہر اور ویدوں کے جاننے والے سپہ سالار کی استری تو میدان جنگ کی خواہش کرتی ہوئی دور دیش میں جاکر دشمنوں سے لڑائی کر اور اون کو مار کر فتح حاصل کر۔ تو اون دور دراز کے ملکوں میں رہنے والے دشمنوں میں سے ایک کو بھی مارنے کے بغیر مت چھوڑ"

(یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۵)

یہ تو مشتے نمونہ از خروارے یجر وید کا ہے۔ اب رگ وید کا نمونہ بھی

سنئیے :-
بمر

(۵۰) اے بے حد علم رکھنے والے جملہ ثروتوں کے مالک پرمیشور! ہم لوگ روحانی اور مادی دولت کے حصول کے ذریعہ تک پہونچنے کے لیے جنگ میں فتحیاب ہوں تا کہ ہم آپ کو ہی جاننے کے لیے کوشش کرتے رہیں۔" (رگ وید سوکت ۴۔ منتر ۹)

اور سنئیے :-

(۵۱) اے انسانو! جس پرمیشور کے استقلال اور طاقت اس جہان میں سب کاموں کا ذریعہ ہیں اور جنگ میں جس کی مدد سے دشمن کمزور ہو جاتے ہیں۔ تم جملہ ثروت کے مالک پرماتما کی ستائش کرو۔" (رگ وید سوکت ۵ منتر ۴)

اور سنئیے :-

(۵۲) اے بیحد طاقت رکھنے والے پرمیشور! اس بڑے بھاری جنگ میں جس میں کہ ہم سینکڑوں ثروتوں کے حاصل کرنے میں مشغول ہیں۔ آپ اعلٰے سکھ دینے والی اپنی کرامتوں سے ہماری حفاظت کیجئے۔" (رگ وید سوکت ۷۔ منتر ۴)

اور سنئیے :-

(۵۳) اے بے حد طاقت والے پرمیشور! آپ سے حفاظت کئے گئے ہم لوگ آپ کے دھرم اور فرمان کی حفاظت کے لئے۔ استر اور شستر گرہن کرتے ہیں آپ ہمیں اس قابل کیجئے کہ دشٹ دشمنوں کو ہم جنگ میں فتح کر سکیں۔" (رگ وید سوکت ۸۔ منتر ۳)

ایک جگہ جہاد کرنے کو عقلمندی کی علامت فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :-

(۵۴) جو عقلمند لوگ ہیں وے ہمیشہ دشمنوں کے جیتنے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔" (رگ وید سوکت ۸۔ منتر ۶)

وید میں جہاد کو موجب رحمت الٰہی فرمایا ہے۔ غور سے سنئیے ! :-

(۵۵) اے پرمیشور! ہم لوگ دنیاوی جنگ میں اپنی دعاؤں کو سننے اور اپنی حالت کو

جاننے والے آپ کو ہی جانتے ہیں۔ کیونکہ اعلےٰ سکھوں کی بارش کرنے والے آپکی جو حفاظت اور دانائی کی طاقت ہے اُسیکو ہم اپنی مددگار سمجھتے ہیں۔" (رگوید سوکت ۱۰ منتر ۱۰)

(۵۶) سارے جہان کی زبانیں اوس پرمیشور کے اوصاف اور احکام کو پھیلاتی رہیں۔ جو پرمیشور کہ خلا کی طرح ہر جگہ پھیلا ہوا۔ اس جہان کے جنگجوؤں میں فتح دلانے والا۔ علت مادی (پرکرتی) کا مالک× اور تمام جہان کا پالنے والا۔ جملہ ثروتوں کا خزانہ ہے۔" (رگ وید سوکت ۱۱۔ منتر ۱)

(۵۷) اے بے حد طاقت کے سہارا پرمیشور! سب دشمنوں کو جیتنے والے آپ کی جنگو کوئی بھی فتح نہیں کر سکتا۔ ہم لوگ اپنی فتح کے لئے حمد و ثنا کرتے ہیں۔ تاکہ اے سب کو بس میں رکھنے والے پرمیشور! متر بھاؤ (محبت) کے پھیلنے سے ہم سب بے خوف ہو جاویں۔ طاقتوں کی ماہیت موجود ہونے سے سکھ ملتا ہے۔ اُس کی ازلی بخشش اور حفاظت کا اصول کبھی بھی ہم سے علیحدہ نہیں ہوتا۔" (رگوید سوکت ۱۱۔ منتر ۲)

وید کو جہاد سے ایسی رغبت ہے کہ اپنے اتباع کو دعا سکھاتا ہے کہ ہماری اولاد بھی جنگی اور بہادر پیدا ہو چنانچہ ارشاد ہے:۔

(۵۸) اے پرمیشور! ہم جو کہ وید کے نت نیم مطالعہ اور گائیتری منتر پر وچار کرنے سے آپ کی ستتی کرنے کے لائق بنے ہیں۔ آپ ہمیں علم اور عمل کی دولت دیجئے جس سے کہ ہم **بہادر** اور اعلےٰ انسان بنا سکیں۔" (رگ وید۔ سوکت ۱۲ منتر ۱۱)

ویدوں کے علاوہ منو کا دھرم شاستر بھی **جہاد** کی پاکیزہ تعلیم سے بھرا پڑا ہے۔ **منو** فرماتے ہیں۔

(۵۹) لڑائی میں مارتے ہوئے اور لڑائی سے منہ نہ پھیر کر جو کشتری مرتا ہے وہ سورگ (بہشت) میں جاتا ہے۔" (منو۔ باب ۷۔ منتر ۸۹)

× علت مادی کو پیدا تو کیا نہیں پھر مالک کیسے؟ (مصنف)

اور سنئے :-

(۶۰) جس طرح کھیتی کرنے والا غلہ کی حفاظت کرتا ہے اور گھاس وغیرہ اکھاڑ ڈالتا ہے اوسی طرح راجہ حفاظت راج کی کرے اور دشمنوں کو نیست و نابود کر دے۔ (منو باب ۷ - شلوک ۱۱۰)

اور سنئے :-

(۶۱) دشمن قلعہ میں رہے یا باہر رہے اور جنگ بھی نہ کرتا ہو لیکن (راجہ) اوسکو گھیرے رہے اور اوس کو راج کی تکلیف دے اور لکڑی اور پانی انہوں میں ناکارہ چیز ڈال کر خراب کرے۔

(۶۲) تالاب و قلعہ و بالاخانہ و کھائیں ان سب کو کھود ڈالے۔ بے خوف دشمن کو باخوف کرے اور برچھی لیکر رات کو ڈھکا نام باجہ کی آواز سے زیادہ تکلیف دے (منو باب ۷ - شلوک ۱۹۵-۱۹۶)

ویدک تعلیم کے مطابق چار قومیں ہیں۔ برہمن (علماء) کشتری (سپاہی جنگی قوم) ویش (تجارت پیشہ) شودر (خدمتگار) منوجی کشتری (سپاہی) کا دہرم بیان فرماتے ہیں کہ :-

(۶۳) کشتری سور بیروں (بہادروں) کا دہرم کہا ہے کہ وہ میدان میں دشمنوں کو مارتے ہوئے دہرم نہ چھوڑیں اگر وہ چھوڑیں تو کشتری نہیں کہلا سکتے۔ (منو باب ۷ - شلوک ۹۸)

جہاد کرنے پر لازمی نتیجہ رہے کہ اگر حسب الحکم وید اور منوسمرتی ہوگا تو مال غنیمت بھی ہاتھ آئے گا اس لئے ضروری تھا کہ تقسیم غنیمت کے متعلق بھی کوئی حکم ہوتا۔ چنانچہ منوجی مال غنیمت کی تقسیم کے متعلق بھی حکم فرماتے ہیں غور سے سنئے :-

(۶۴) رتھ گھوڑا ہاتھی - چھتری - دھن - دھانیہ - چارپایہ - عورت اور تمام دولت سوائے سونا و چاندی کے پیسا و پیتل وغیرہ ان سب کو جو فتح کرے وہی اوس کا مالک ہوتا ہے۔

(۶۵) "سونا، چاندی، زمین وغیرہ جو عمدہ چیزیں فتح ہوں اُن کا فتح کرنے والا اپنے راجہ کو دیوے۔ یہ وید میں لکھا ہے اور راجہ اوس چیز کو اُن سب پہلوانوں کو تقسیم کرے جنہوں نے ملک فتح کیا ہو" (منوسمرتی باب ۷ شلوک ۹۶-۹۷)

ممکن ہے ہمارے سماجی متروں میں سے کوئی صاحب اپنی ناواقفی سے یہ کہہ اٹھیں کہ ہم ان حوالوں کو نہیں مانتے۔ ہمیں تو سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج کا حوالہ چاہیئے۔ سو ایسے متروں کی خاطر ہم سوامی جی کی کتابوں سے بھی چند حوالے متعلق تعلیم جہاد نقل کرتے ہیں۔ سوامی جی پراچین گرنتھوں (پرانی کتابوں) سے نقل فرماتے ہیں:۔

(۶۶) "تمام اراکین سبھا اور رعایا کے لوگوں کو مالک کل و معبود مطلق پرمیشور کے حکم کا فرمان بردار رہنا چاہیئے۔ سب کو مل کر ایسی تجویز اور کوشش کرنی چاہیئے کہ کبھی سُکھ میں زوال نہ آوے اور نہ کبھی شکست رونما ہو۔ عالموں کے درمیان جو سب سے افضل پر حوصلہ بہادر۔ نہایت جفاکش و بردبار۔ و تمام اعلےٰ اوصاف سے موصوف رعایا کو جنگ وغیرہ کی آفتوں سے پار اوتارنے والا فتح نصیب سب سے برتر و اشرف ہو۔ بالیقین اوسی شخص کو ابھشیک (رسم تخت نشینی) سے راجہ بنانا چاہیئے۔ چونکہ صفات بالا سے موصوف شخص کو تخت نشین کرنے سے اعلےٰ اقبال اور بہبودی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے اوس کو اندر کہتے ہیں" (اتیریہ براہمن پنچکا ۸۔ کنڈکا ۱۲) (بھومکا اردو صفحہ ۱۴۵)

(۶۷) "جس انسان کو راج کرنے کی اُمنگ ہو وہ مذکورہ بالا جملہ سامان حشمت و اقتدار سے سلطنت حاصل کرے۔ اور بطریق ابھشیک تخت نشین ہو کر حفاظت رعایا میں مشغول ہو۔ ایسا شخص تمام لڑائیوں میں فتح پاتا ہے اور سب جگہ فتح و کامرانی اور اعلےٰ لوک (سُکھ یا مقام) کو حاصل کرتا ہے تمام راجاؤں میں شرف و عزت اور دشمنوں پر فتح پا کر خوشی اور دشمنوں کو زیر کرکے

رعب حاصل کرتا ہے ۔ بطور اپنی مشیر و معاون سبھاؤں کے ذریعہ سے بطریق مذکور تسخیرِ عالم سے سامانِ راحت ۔ حفاظت رعایا پر رعب وداب ۔ اعلےٰ حکومت اور مہاراج ادہیراج کا درجہ حاصل کرتا ہے اور ملک کو فتح کرکے اس دنیا میں چکر ورتی یعنی تمام روئے زمین کا شہنشاہ بنجاتا ہے ۔ اور جسم چھوڑنے کے بعد سورگ لوک یعنی عین راحت قائم بالذات اور نور مطلق پرمیشور کو پاکر موکش کا سکھ اور تمام مرادیں حاصل کرتا ہے اوس کی سب مرادیں بر آتی ہیں ۔ اور اوسے موت اور بڑہاپا نہیں ستاتا جب کوئی جملہ صفات حمیدہ سے موصوف کشتری حسب بالا حکومت و اقتدار حاصل کرتا ہے ۔ تب سبھا سد (اراکین سبھا) اوس کو پرتگیا (عہد) دے کر ابھشیک کرتے ہیں اور سبھا دھیکش کے درجہ پر ممتاز کرتے ہیں ۔ اوس کی عملداری میں کوئی نامرغوب بات نہیں ہوتی ۔ (اُتیریا برہمن پنچکا ۸ ۔ کنڈ کا ۱۹) بھومکا صفحہ ۱۲۵

اور فرماتے ہیں :-

(۶۸) جو برہم یعنی وید اور پرمیشور کو جانتا ہے وہی برہمن ہوتا ہے ۔ اور جو حواس کو ضبط میں رکھنے والا عالم شجاعت وغیرہ صفات سے موصوف بہادر کاروبارِ سلطنت کو قبول کرتا ہے اوس کو راجنیہ یعنی کشتری کہتے ہیں ۔ اُن برہمنوں اور کشتریوں کی باہمی اتحاد و کوشش سے سلطنت میں اقبال و حشمت اور ہر قسم کا ہنر کمال فروغ پاتا ہے ۔ اس طرح فرائض سلطنت کو ادا کرنے سے اقبال میں کبھی زوال نہیں آتا ۔ کشتری کی بہادری اور شجاعت یہی ہے کہ جنگ کرے کیونکہ اس کے بغیر اعلےٰ دولت اور سکھ حاصل نہیں ہوسکتا ۔ (شت پتھ برہمن کانڈ ۱۳ ۔ ادہیائے ۱ ۔ براہمن ۵) بھومکا صفحہ ۱۲۶

سوامی جی نے بڑا کمال یہ کیا کہ جہاد کی فلاسفی حکمت اور علتِ غائی بھی بیان کردی ۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

(۶۹) نگھنٹو ادہیائے ۲ ۔ کھنڈ ۱۷ میں سنگرام (جنگ) اور مہادھن (دولتِ عظیم)

کو مترادف بتایا ہے - چونکہ جنگ سے بیشمار دولت حاصل ہوتی ہے اس لئے اوس کا نام بہادھن ہے - جنگ کے بغیر اعلےٰ عزت اور دولتِ کثیر حاصل نہیں ہو سکتی " بھومکا اردو صفحہ ۱۴۶

اس سے بھی زیادہ مؤکد اور صاف حکم فرماتے ہیں :-

(۱۰) جب مذکورۂ بالا صفات سے موصوف راجنیہ یعنی کشتری شجاعت - عزت اور شہرت کے ذریعہ سے اپنا رعب و داب بٹھاتا ہے - تب اوس کی حکومت روئے زمین پر بے خلل قائم ہوتی ہے اس لئے کشتری بہادر جنگجو - بخوف اسلحہ کے فن میں ہوشیار - دشمنوں کو فنا کرنے والا اور خشکی تری اور انترکش (خلا) میں سفر کرنے کی سواریاں رکھنے والا ہوتا ہے جس سلطنت میں ایسے کشتری پیدا ہوتے ہیں اوس میں کبھی خوف یا دکھ پیدا نہیں ہوتا "
(شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳ - ادھیائے ۱ - براہمن ۹) بھومکا صفحہ ۱۴۷

ایسا ہی سوامی جی اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں بھی جہاد کے احکام فرماتے ہیں :-

(۱) جب اپنا اقبال ترقی پر ہو تب بد اندیش دشمن پر حملہ کرنا (راجہ کا فرض ہے) ستیارتھ صفحہ ۱۹۰

یہ بھی فرماتے ہیں :-

(۲) کوئی دشمن اوس کے رخنہ یعنی کمزوری کو نہ جان سکے اور خود دشمنوں کے رخنوں کو معلوم کرتا رہے - جس طور پر کچھوہ اپنے اعضاء کو چھپائے رکھتا ہے اوسیطرح دشمن کی دخلیابی کے رخنہ کو پوشیدہ رکھے " ستیارتھ صفحہ ۱۹۹

یہ بھی فرماتے ہیں :-

(۳) راجا اور اہلکاران سرکاری کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی واجب ہے کہ (۱) آسن یعنے قیام (۲) یان - یعنی دشمنوں سے لڑنے کے واسطے نکلنا - (۳) سندھی اون سے میل کر لینا - (۴) وگرہ - بد کردار دشمن سے لڑائی کرنا (۵) دویدھ

× دو لفظ ہم معنے

لشکر کو دو قسم کا کر کے ایجنڈا فتح حاصل کرنا۔ (۶) سنشریہ بصورت کمزوری کے کسی طاقتور راجہ کی پناہ لینا۔ ان چھ قسم کے عمل کو معاملات پر غور کر کے عمل میں لانا چاہیئے۔" (منو ۷۔ ۱۶۱) مندرجہ ستیارتھ صفہ ۲۰۵

یہ بھی فرماتے ہیں:۔

(۷-۳) جب یہ معلوم ہو جائے کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہونچیگی اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہو گی۔ تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے۔" (منو ۷۔ ۱۶۹) ستیارتھ صفہ ۲۰۶

ہاں یہ بھی فرماتے ہیں:۔

(۷-۴) جب اپنی مکمل طاقت یعنی فوج کو خرسند آسودہ خوشحال دیکھے اور دشمن کی طاقت برخلاف اس کے کمزور ہو جاوے۔ تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کوچ کرے×۔" (منو ۷۔ ۱۷۱) ستیارتھ صفہ ۲۰۶

(۷-۵) جب فوج میں طاقت یا باربرداری کی کمی ہو تو دشمنوں کو بتحمل تمام کوشش کر کے ٹھنڈا کرے اور اپنی جگہ پر مقیم رہے×۔" (منو ۷۔ ۱۷۲) ستیارتھ صفہ ۲۰۶

ہاں انتظام جنگ اور حفاظت ملک کی بابت بھی فرماتے ہیں:۔

(۷-۶) جب راجہ دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے جاوے تو اپنے راج کی حفاظت کا انتظام کر لیوے اور سفر کا سب سامان حسب قاعدہ مہیا کر کے سب فوج سواری۔ باربرداری اسلحہ وغیرہ کافی ساتھ لے اور تمام جاسوسوں یعنی چاروں طرف کی خبر لانے والے آدمیوں کو خفیہ مقرر کر کے دشمنوں کی طرف لڑائی کرنے کے واسطے بڑھے۔" (منو ۷۔ ۱۸۴) ستیارتھ صفہ ۲۰۹

ہاں ان سب تکلیفات کا بدلہ جو جہاد میں بھگتنی پڑتی ہیں سوامی دیانند جی ایک ہی لفظ میں فرماتے ہیں۔ گویا ایک ہی لفظ میں آریوں کا تمام تکان اتار دیا چنانچہ ارشاد ہے کہ:۔

(۷-۷) جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے اور × × ×

× یورپ آجکل انہی پر عمل کر [illegible] (مصنف)

غیر ملک والوں کا راج پورا پورا آرام دہ نہیں ہے:۔ (صفحہ ۲۹)

اب ہم اپنے ناظرین کو ذرہ اور اونچے پر لیجانا چاہتے ہیں یعنی ویدوں کی سلطنت کے زمانے میں پہونچاتے ہیں مگر ہماری تو وہاں تک رسائی نہیں اس لئے کسی بڑے کامل اور واقف راہنما کی ضرورت ہے الحمد للہ کہ ایک بڑا ماہر واقف حال ہندو لیڈر ہم کو ملگیا جس کے وسیلے سے ہم اوس دربار میں پہونچے ہیں:۔

یہ لیڈر ہند قوم کا فخر۔ ہندوستان کا چمکتا ستارہ انڈیا کونسل لنڈن کا ہندو ممبر یعنے مشہور فاضل مسٹر رامیش چندر دت ہے

مسٹر موصوف نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا انگریزی نام انہوں نے رکھا ہے "THE CIVILIZATION OF ANCIENT INDIA"

جسکا ترجمہ قدیم ہندوستان کی تہذیب کے نام سے شائع ہوا ہے۔

فاضل ممدوح جو لکھتے ہیں ناظرین عموماً اور ہمارے سماجی متر خصوصاً ذرہ ٹھنڈے دل سے سنیں:۔

۔ ہم رگ وید میں اکثر ان لڑائیوں کا بیان بھی پاتے ہیں۔ جن میں اون کو قدیم باشندگان ہند سے لڑنا پڑا تھا۔ چنانچہ اون بیانوں میں سے بعض فقروں کا ترجمہ جن سے بے انتہا خصومتوں اور عداوتوں کا ایک مناسب خیال ذہن نشین ہوگا یہاں پر کیا جاتا ہے۔ یہ واقعات ایسے کثیر التعداد ہیں کہ ہم کو اُن کے انتخاب کرنے میں کمال دشواری واقع ہوئی ہے۔ لیکن جہاں تک ہم سے ہوسکا ہم نے ایک فقرہ کا ترجمہ انتخاب کر کے درج ذیل کیا ہے۔

اندر نے جس سے اکثر لوگ ظاہر و پوشیدہ مناجات و دعا کیا کرتے ہیں اور جو اپنے بادر فتار رفقا کے ہمراہ رہا کرتا ہے اپنے بجر (صاعقہ) سے دسیو اور سمیو فرقوں کو تباہ کر ڈالا۔ یہ زمین پر بود و باش رکھتے تھے۔ پھر اوس نے

اپنے سفید رنگ کے دوستوں (آریوں) کو کھیت تقسیم کر دیئے وہ گرجنے والا سورج کو روشن کرتا اور مینہہ برساتا ہے۔ (۱×۱۰۰-۱۸) اندر نے اپنے ہتھیار (بجر) سے پورے زور کے ساتھ دسیوں کی بستیوں کو خاک میں ملا دیا اور اپنی مرضی سے ادہر اودہر گشت لگاتا پھرا او بجر کے رکھنے والے! تو (ہمارے منتروں کا) قبول کرنے والا ہو۔ اور اپنے ہتھیار ادن پر چھونک اور آریہ کی قوت وشہرت دوچند کر۔ (۱×۱۰۳-۳)

اِسی سے بالکل ملے ہوئے دوسرے منتر میں ہم قدیم لیٹروں کی نسبت ایک عجیب وغریب اشارہ دیکھتے ہیں۔ جو چار چھوٹے چھوٹے چشموں سیپھا۔ انجسی۔ کولیسی اور ویراپتنی کے کناروں پر رہتے تھے جن کے مواقع یا راستے اب معین نہیں کئے جا سکتے۔ یہ قزاق اپنے ویران مقامات یا کمینگاہوں سے موقع پا کر نکلتے اور مہذب آریہ گانوں کو ستایا کرتے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ اکثر اوقات یہ قزاق اوسیطرح پریشان کیا کرتے تھے جس طرح ان قدیم باشندوں کی اولاد یعنے ہمارے زمانہ کے بھیل تانتی وسط ہند کے پرامن گاؤں کو پریشان کیا کرتے ہیں۔ اب ہم دو چار رچاؤں کا ترجمہ نیچے کرتے ہیں:۔

کویوہ۔ دوسروں کے دولت کی ڈھونڈھ لگاتا پھرتا ہے اور اوس کو مخصوص اپنے لئے قرار دیتا ہے۔ وہ پانی میں رہا کرتا ہے اور اس کو پلید کرتا ہے۔ اُس کی دو جوروں چشمے میں نہاتی ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ وہ سیپھا میں ڈوب مریں۔

ایو ایک پوشیدہ مقام میں پانی کے اندر رہتا ہے وہ پانی کی کثرت سے تر و تازہ رہتا ہے۔ انجسی کولیسی اور ویراپتنی ندہاں لیے اپنے پانیوں سے اوس کی حفاظت کرتی ہیں (۱×۱۰۴-۳ و ۴)

ابھی ہم انتخابات کو اور طول دیتے ہیں۔

اندر اپنے آریہ عبادت گذار کی لڑائیوں میں حفاظت کرتا ہے وہ جو بیشمار موقعوں پر اوس کی حفاظت کرتا ہے وہی ساری لڑائیوں میں بھی اوس کی نگہبانی کرتا ہے۔ وہ اون لوگوں کو جو قربانی نہیں کرتے (آریوں) کی بھلائی کے لئے مغلوب کرتا ہے۔ وہ اپنے کالے کلوٹے دشمن کی کھال کھینچتا ہے ہلاک کرتا ہے اور اوس کو خاکستر بنا دیتا ہے۔ وہ اون سب کو جو ضرر پہنچاتے ہیں پیوندِ زمین کرتا ہے اور اون کو بھی تہس نہس کر دیتا ہے جو ظالم و ستم پیشہ ہیں"

(ا ہد ۱۳۰-۸)

اے دشمنوں کے تباہ کرنے والے! غارتگروں کے سر ایک جگہ فراہم کر اور اپنے چوڑے چکلے پاؤں سے پیس ڈال! تیرا پاؤں لمبا چوڑا پاؤں ہے۔

ہے اندر! ان غارتگر جماعتوں کی طاقت کو برباد کر دے! اُن کو نجس و ناپاک گڑھے یا بد بختی کے غار میں ڈال دے۔ وہ گڑھا بڑا ہی نجس و زشت گڑھا ہے۔

ای اندر! تو نے ایسی ایسی پچاس جماعتوں کو تنہا تباہ کر ڈالا ہے۔ لوگ تیرے اس کام کو سراہتے ہیں۔ مگر تیری جرأت کے مقابلہ میں اس کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔

ہے اندر! پشاچوں کو جو سرخی مائل رنگ کے ہیں اور ڈراونی آواز سے چنگھاڑتے ہیں برباد کر۔ پس ان تمام راکھششوں کو نیست و نابود کر دے"

(۱۱ ہد ۱۳۳، ۲، تا ۵)

ہے اندر! شاعر تیری صفت و ثنا ہزیدار کھانے کے لئے کرتا ہے۔ تو نے زمین کو دسیوں کا بچھونا (مرگھٹ) بنایا۔ اندر تینوں اقلیموں کو اپنے بذل و نوال سے ممتاز پر رونق اور مالا مال کرتا ہے اُس نے کو یہ واچہ کو راجہ دریوتی کی خاطر ہلاک کر ڈالا۔

ہے اندر! ابھی تک رشی اس قوت بھرے اور دیرینہ کام کی تعریف کرتے ہیں۔

تو نے بہت سے غارتگروں کو لڑائی کے وقت موت کا مزہ چکھایا ہے۔ تو نے گمراہوں کے قصبات و قریات جو دیوتاؤں کو نہیں پوجتے تھے بیخ و بن سے ادکھاڑ کر پھینک دیئے ہیں۔ تو نے گمراہوں کے ہتھیاروں کے منہ جو دیوتاؤں سے بے لگے تھے پھیر دئے ہیں۔" (۱۰۔۴۹/۱۔۷۔۸)

ہے اسوئوں! اُن لوگوں کو تباہ کرو جو کتوں کی مانند منغز کھاتے ہیں اور بھونکتے ہوئے ہمارے تباہ کرنے کو چڑھے آتے ہیں۔ ہلاک کرو ادن کو جو ہم سے لڑنے کی خواہش رکھتے ہیں! بے شک تم ہی ادن کے برباد کرنے کی تدبیر جانتے ہو۔ ادن لوگوں کو ہر ہر لفظ کے بدلے میں دولت حاصل کرنے دو جو تمہاری پرستش کرتے ہیں۔ او تم راست باز و صداقت شعار دیوتاؤ! ہماری دعائیں قبول کرو۔" (۲۔۲۳۔۱۸۔۴)

وہ لائق ستائیش اور بلند مرتبہ اندر آدمیوں (آریوں) پر شفیق ہے۔ اُس تباہ کرنے والے اور طاقتور اندر نے بداندیش داس کا سر کاٹ کر پھینکدیا! وہ اندر جس نے ورترا کو قتل کیا اور جس نے قصبے کے قصبے اور گاؤں کے گاؤں تہ و بالا کر دیئے وہ جو کالے داسوں کی فوجوں کو تباہ کرتا ہے اور زمین اور پانی کو منو کے واسطے مرتب و مہیا کرتا ہے وہ قربانی کرنے والے کی خواہشوں کو بھرا پُرا رکھے۔" (۲۔۲۰۔۶۔۷)

ہم خوب واقف ہیں کہ کس طرح اسپین کے باشندے جو امریکہ کے فاتح سمجھے جاتے ہیں ایک بڑی حد تک اپنے گھوڑوں کی کامیابیوں پر جن جانوروں کو اس سے پہلے امریکہ کے قدیم لوگ نہیں جانتے تھے اور اسی واسطے ایک عجیب خوف کے ساتھ وہ اس واقعہ کو دیکھتے تھے ممنون نظر آتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا کہ قدیم ہندو آریہ لوگوں کے جنگی گھوڑوں نے ہندوستان کے قدیمی باشندوں کے دل میں اسیطرح کا خوف پیدا کر دیا تھا اور وہ اوس خوف سے ویسے ہی مخوف تھے جیسے امریکہ کے رہنے والے مخوف تھے۔ ذیل کے فقرے دیکھیکر

یا جنگی گھوڑے کی نسبت جو مثل معبود کے پوجا جاتا تھا ایک منتر سے ترجمہ کئے جاتے ہیں یقین ہے کہ دلچسپی سے دیکھے جائینگے۔

جس طرح لوگ ایک اُچکے کے پیچھے جو لباس اوٹھا کر لیجاتا ہے شور و غل کرتے ہیں بالکل اوسی طرح ددھیکر کو دیکھکر دشمن چیختے چلاتے ہیں۔ جیسے پرندے بھوکے باز کو زمین پر اوترتا دیکھکر غوغا مچاتے ہیں ایسے ہی دشمن ددھیکر کے دیکھنے سے جس حال میں کہ وہ خوراک کی تلاش اور مویشی کے تاخت وتاراج کے لئے گھبرائے پھرتے ہیں۔ شور و فریاد کرتے ہیں۔

دشمن ددھیکر کو دیکھکر ڈرتے ہیں جو ایک بجلی کی مانند لال بھبھوکا اور تباہ کرنے والا ہے وہ جب اون لوگوں پر دولتیاں جھاڑتا ہے تو اوس کے ارد گرد ہزاروں کی تعداد میں کھڑے ہوتے ہیں تو وہ زور میں بھر کر اور بھی بے قابو ہو جاتا ہے۔ (۴ + ۳۸ - ۵ و ۸)

رگ وید کے بیشتر فقروں سے مترشح ہوتا ہے کہ کُتسا ایک تنومند جنگ جو اور کالے لوگوں کا ایک قوی ہیکل تباہ کنندہ ہے۔ چوتھے منڈل کے منتر ۱۶ میں ہم اس کا بیان بایں عبارت دیکھتے ہیں کہ اندر نے کُتسا کو مال و زر دیکر دسیو کو جو مکار اور ناخدا ترس تھا "مروا ڈالا (رچا ۹) اسی لئے اوس نے اوس کو مدد دی تھی اور اوس کے گھر آیا تھا تاکہ دسیو کو قتل کرا کے اپنا دل ٹھنڈا کرے (رچا ۱۰) اور اس نے پچاس ہزار "سیاہ فام دشمنوں" کو لڑائی میں تباہ و غارت کر دیا (رچا ۱۳) اسی منڈل کے منتر ۲۸ رچا ۴ میں ہم کو یہ بھی جتایا گیا ہے کہ اندر نے دسیو کو تمام نیکیوں اور بھلائیوں سے محروم کر دیا اور کل آدمیوں کی نظر میں نفرت کی چیز قرار دیدیا۔ اسی منڈل کے منتر ۳۰ رچا ۱۵ میں بیان کیا گیا ہے کہ اندر نے ایک ہزار یا پانسو داسوں کو نیست و نابود کر ڈالا۔

ایسے ہی اور بھی اشارات دسیو یا داسوں کی حلقہ بگوشی اور تباہی کے متعلق

پانچویں منڈل کے منتر ۷ رچا ۳ ، ۶ × ۱۸ - ۱۳ - اور ۶ × ۲۵ -
۲ - میں نظر سے گزرتے ہیں - علیٰ ہذا ایک عجیب غریب صراحت ایک غیر
معلوم ملک کے متعلق جو دسیو سے بھرا ہوا تھا چھٹے منڈل کے منتر ۴۷ رچا
۲۰ میں ہم پاتے ہیں - جس کا ترجمہ لائق تحریر ہے -

او تم دیوتاؤ! ہم نے سفر کیا اور اپنا راستہ بھلا دیا - پھر ہم ایک ایسی اقلیم میں
پہونچے جہاں مویشی نہیں چرتیں وہ لمبی چوڑی اقلیم صرف دسیو کو ہی پناہ
دیتی ہے - اے برہسپتی! مویشیوں کی تلاش میں ہماری رہنمائی کر - اے اندر
اپنے پرستش کنندوں کو وہ راہ دکھا جنہوں نے اپنا راستہ بھلا دیا ہے -

ہم بیان کر چکے ہیں کہ آریہ شاعر کافی طور سے قدیم وحشیوں کے نعرۂ فتح
و جنگ کے باب میں غیر تملق آمیز پہلو لئے ہوئے ہیں - یہ مہذب فاتحین
کمتر اس امر کا تصور کر سکتے تھے کہ یہ نعرہ فتح و جنگ اور مکروہ مکروہ آوازیں
کسی ایک زبان کی کیفیت کا مفہوم ادا کر سکتی ہیں اور اسی واسطے بعض مقامات
میں وحشی مثل بے زبان کے بیان کئے گئے ہیں (۵ × ۲۹ - ۲ - وغیرہ)

اس سے قبل ہم کو یوہ اور ایودد قدیم ڈاکوؤں کا ذکر کر چکے ہیں مگر ہم ایک اور
زبر آور قدیم سرغنہ کی نسبت بھی بیشتر اشارات دیکھتے ہیں جس کو کرشنا
کے نام سے پکارتے تھے - شائد یہ نام اوس کا سیاہ رنگ کے باعث
پڑ گیا تھا - منجملہ اُن کے ایک کا ترجمہ یہاں کیا جاتا ہے -

وہ بادپا کرشنا انسومتی ندی کے کناروں پر مع دس ہزار گروہ کے رہتا ہے
اندر اپنی مخصوص دانشمندی سے اس کریہہ الصوت سردار سے خبردار ہو گیا -
اندر نے کہا کہ میں بادپا کرشنا کو دیکھ چکا ہوں وہ اس سورج کی مانند ہے جو
ابر میں چھپا ہوا ہوتا ہے انسومتی کے قریب ایک پوشیدہ قلعہ میں رہتا ہے
اے مروتو! میں تم سے لڑائی میں شریک ہونے اور اوس کے برباد کرنے کی آرزو
کرتا ہوں -

پھر وہ باد پاکر شنا انسومتی کے کناروں پر بجلی کیطرح نمودار ہوا۔ اندر نے برہسپتی کو اپنا معاون بنایا اور اوس ناخدا ترس فوج کو خاک میں ملا دیا۔ (۸ ہ ۹۶ - ۳ تا ۱۵)

قدیم باشندگان ملک صرف شور و شغب ہی کرنے کے عادی اور خاص زبان سے ہی بے بہرہ نہیں تھے بلکہ وہ دوسری جگہوں میں مشکل ہی نوع آدم تصور کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ایک مقام پر ہم اوس کا ذکر بھی کر آئے ہیں۔

ہم چاروں طرف دسیو کے فرقوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ وہ قربانیاں نہیں کرتے۔ وہ کسی بات کو باور نہیں کرتے۔ وہ اون رسوم کے خلاف ہیں وہ نوع انسان میں داخل نہیں ہیں۔ مدعیوں کے تباہ کرنے والے اون کو قتل کر اون کی نسل کو مٹائیے۔ (۱۰ ہ ۲۲ - ۸)

دسویں منڈل کے منتر ۴۹ میں اندر مہاراج اشتہار دیتے ہیں کہ ہم نے دسیو کی نسل کو آریہ کے لقب سے محروم کردیا۔ (رچا ۳) اسلیئے ہم نے داس کی نسل نو وا ستوا اور بر یہدر تھا کا کھوج کھو دیا (رچا ۶) پس ہم نے قطع کر دیا۔ واسوں (غلاموں) کو دو ٹکڑوں میں۔ قضا و قدر نے اون کو اسی واسطے پیدا کیا تھا (رچا ۷)

یہی وہ قدیم رہنے والے تھے جن کے ساتھ ابتدائی زمانہ کے ہندؤں کو ایک بے پایاں جنگ سے پالا پڑا تھا۔ اور یہی وہ حصہ تھا جس کو انہوں نے اپنے غیر شائستہ ہمسایوں یعنی زمین ہند کے اصلی مالکوں کو بجائے اُن کے مال و ملک کے بخشا تھا۔ یہ امر بکثرت پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ فاتح و مفتوح کے درمیان رالفت وانس معدوم نہیں ہوا تھا۔ مدامی جنگ کا یہ سبب تھا کہ فاتحین اپنے نو مفتوحہ ملک میں خود اپنی حفاظت کرتے۔ رفتہ رفتہ زراعت کے حدود و ثغور وسیع کرتے دیہات بسانے کی تدابیر کرتے

لق و دق بیابانوں میں نوآبادیاں قائم کرتے تہذیب کی روشنی پھیلاتے اور
اپنی شجاعت و بہادری کے کارناموں کو بہ چہار جہت شہرت دیتے وہ مقہور
و مخذول وحشیوں سے ایک خاص حقارت کے ساتھ نفرت و خوف کرتے
جس طرح ہو سکتا اون کی تعداد کو قتل و ہلاکت سے گھٹاتے اپنے سواروں کی
جمعیت سے اُن کی جماعتوں کو منتشر کرتے اون کو شور مچانے والے کتوں کے
نام سے پکارتے بے زبان نسلوں سے تعبیر کرتے اور حیوان مطلق یا بہائم سیرت
الفاظ سے یاد کرتے اور قریب قریب یقین کرتے کہ وہ قتل ہونے کو ہی پیدا
ہوئے ہیں۔ اور قضا و قدر نے اُن کو اسی لئے خلق کیا ہے اور برعکس اس کے
وہ سرکش و متمرد وحشی بھی انتقام کی فکر میں رہتے۔ ہندوؤں کی معقول قوت
کے سامنے سے پسپا ہو کر وہ ہر گڈھے اور درے کے موڑ پر تاک لگائے بیٹھے رہا
کرتے۔ وہ مسافروں پر چھاپہ مارتے اور راہ چلتوں کو لوٹ گھسوٹ لیتے۔
گاؤں کو اوجاڑ ڈالتے مویشیوں کو مار ڈالتے یا چرا لیجاتے اور بعض دفعہ گروہ
در گروہ جمع ہو کر ہندوؤں پر جا پڑتے وہ ایذا رسانی اور تمرد کے سبب جو خاصکر
وحشیوں کا خاصہ تھا ایک ایک بالشت زمین پر جھگڑتے اور ہر ہر قدم پر
فساد کرنے کے لئے آمادہ رہتے اور پھر پیچھے بھی ہٹتے جاتے۔ وہ فاتحین کی
مذہبی رسوم میں حارج ہوتے اون کے دیوتاؤں کی توہین و تضحیک کرتے اور
اُن کے مال و اسباب کو خراب و غارت کرتے مگر باوجود اس مزاحمت و منازعت
کے مہذب نسلوں کی آبادیاں ہر سمت اپنی وسعت کا دائرہ فراخ کرتی جاتیں
تہذیب کا رقبہ بڑھتا جاتا۔ جنگل اور غیر آباد مقامات زراعت و کاشت
سے پُرثمر نظر آتے۔ اور دیہات و قصبات سے معمور ہوتے جاتے۔ ابتدائی
ہندوؤں کے شاہانہ بلاد و امصار اور راج پاٹ کل پنجاب میں جا بجا رونق
پاتے جاتے وحشی یا تو کٹتے مرتے جلتے یا آریہ تہذیب کے ہمیشہ بڑھنے والے
سلسلے کے روبرو سے پہاڑوں اور ویرانوں میں امن تلاش کرتے جہاں

اُن کی اولاد اب تک آباد ہے۔

قطع نظر اس کے یہ بھی قیاس کیا گیا ہے کہ کمزور و بزدل وحشیوں میں سے بعض نے مستاصل و جلا وطن ہونے کے ڈر سے مکروہ اطاعت کو ترجیح دی ہوگی۔ ہم اسی قیاس کے موافق رگ وید میں اون دسیوں کے بھی نشان پاتے ہیں جو آخر ایک بڑی طاقتور نسل کی سلطنت کے مالک بنگئے تھے اور جنہوں نے اون کا مذہب اون کی رسوم اور اون کی زبان اختیار کرلی تھی اونہوں نے کاشت کاری کا فن بھی سیکھ لیا تھا اور مہذب زندگی کے ہنر بھی حاصل کرلئے تھے۔ آریہ لوگوں کے گانوں میں بحیثیت غلاموں اور داسوں کے گھر بنالئے تھے اور اپنے آقاؤں (گورے رنگ والوں) کی ضروریات کو انصرام دیتے تھے۔ چنانچہ بیشتر صراحتیں ایسے داسوں کی موجود ہیں جو آریوں کے مطیع و منقاد ہوگئے تھے۔ غرض کہ ہندوستان کے یہی وہ قدیمی متوطنین تھے جنہوں نے پہلے ہی پہل ہندو مذہب قبول کیا تھا۔

اگرچہ جنگ و جدال اور لڑائی بھڑائی کی نسبت جو قدیم باشندگانِ ہند سے آریہ قوم کو پیش آیا کرتی تھیں ہمارے انتخاب کسی قدر حد سے زیادہ متجاوز ہوگئے ہیں۔ مگر ہم یہاں اوس دلیر۔ وجری فاتح سوداس کی لڑائیوں کے دو ایک فقروں کا اقتباس کئے بغیر ہرگز باز نہیں رہ سکتے۔

۸۔ سرکش دشمنوں نے بربادی کا منصوبہ باندھا اور آدتیا ندی کا پشتہ توڑ ڈالا (تا سیلاب آجائے) مگر سوداس نے اپنی شجاعت سے زمین کو بھر دیا اور کوی چیمانہ کا بیٹا ایک فدیہ کی مانند سرنگوں ہوگیا۔

۹۔ کیونکہ ندی کا پانی اپنے پرانے نالہ میں ہو کر بہتا تھا اور کوئی نیا راستہ اُس نے اختیار نہیں کیا تھا۔ اور سوداس کے گھوڑہ نے ادہر سے اُدہر تک ملک میں چکر لگایا۔ اندر نے اون بداندیش و دریدہ دہن آدمیوں کو مع اون کی اولاد کے نیست و نابود کردیا۔

۱۱۔ سوداس نے دونوں ملکوں کے ۱۲۔ آدمیوں کو مار کر فخر حاصل کیا جس طرح نوجوان پجاری قربانی کے مکان میں گھاس کاٹتا ہے اسی طرح سوداس اپنے دشمن کو کاٹ ڈالتا ہے۔ بہادر اندر نے اُس کی اعانت کے لئے مردتوں کو روانہ کیا۔

۱۴۔ چھیاسٹھ ہزار چھیاسٹھ سو چھیاسٹھ انو اور دریہ کے جنگجو سپاہی جو مویشی کی خواہش رکھتے تھے اور سوداس کو بدخواہی سے دیکھتے تھے سطح خاک کی برابر کر دیئے گئے۔ یہی وہ کام ہیں جن سے اندر کی بزرگی اور عظمت کی شہرت ہوئی ہے۔

۱۷۔ یہ اندر ہی ہے جس نے سوداس کو ان کاموں کے لائق بنا دیا۔ اندر نے بکری کو شیر کی ہلاکت پر قادر کر دیا۔ اندر نے قربانی کی چوب کو ایک سوئی سے گرا دیا۔ اُس نے سوداس کو تمام دولت بخشدی۔ (۷ x ۱۸)

وہ کبیشر جو سوداس کے فخریہ کاموں کی مدح کرتا ہے وہ بھی اپنی فانی بیت کے لئے محروم نہیں رکھا جاتا۔ کیونکہ بائیس یا تیئیس بیتوں میں وہ شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہے کہ اُس بہادر فاتح و رحمدل راجہ نے دو سو گائیں دو رتھ اور چار گھوڑے مع سنہرے ساز و یراق کے صلہ میں دیئے۔

ایک اخیر منتر میں ہمپر ظاہر ہوا ہے کہ کیونکر دس راجاؤں نے بمقابلہ سوداس کے برتاؤ کیا تھا اور سوداس کو ان سب پر کس طرح فتحمندی نصیب ہوئی تھی۔ اس منتر میں ایک لڑائی کا واقعہ قابل ترجمہ ہے۔

۲۔ جہاں آدمی اپنے نشانوں کو بلند کرتے ہیں اور جنگ کے وقت مقابلہ کو کھڑے ہوتے ہیں اوس وقت وہاں کوئی شے ہماری مدد کو نظر نہیں آتی جہاں آدمی آسمان کی سمت سر اوٹھا اوٹھا کر دیکھتے ہیں اور کانپنے لگتے ہیں ایسے وقت میں ہے اندر اور ورونا! ہماری مدد کرو اور ہم سے (تسلی بخش الفاظ) کہو

۳۔ ہے اندرا اور ورونا! زمین کے انتہائی کنارے مفقود معلوم ہوتے ہیں اور فلک سے صدا صادر ہوتی ہے۔ دشمن کی فوجیں قریب آ رہی ہیں۔ ہے اندرا ور ورونا! جو ہمیشہ دعاؤں کو سنتے ہو۔ اپنی حفاظت کے ساتھ ہمارے نزدیک آؤ۔

۴۔ ہے اندرا اور ورونا! تم نے فی الفور بھیدا کو جس نے ابھی حملہ تک نہیں کیا تھا چھید ڈالا اور سوداس کو بچا لیا۔ تم نے ترت سوؤں کی دعاؤں کو سن لیا ان کے زاہدانہ شوق نے لڑائی کے گھنٹوں میں اپنا پھل پا لیا۔

۵۔ ہے اندرا اور ورونا! دشمن ہتھیاروں کے ساتھ ہر طرف سے مجھ پر حملہ کرتے ہیں دشمن غارتگروں کے ہجوم میں مجھ پر یورش کرتے ہیں۔ تم دونوں قسم کی دولت کے مالک ہو! لڑائی کے روز مجھ کو بچاؤ۔

۶۔ دونوں فریقوں نے اندرا اور ورونا سے لڑائی کے وقت دولت کے واسطے دعا کی مگر تم نے سوداس کی مع ترت سوؤں کے جن پر دس راجاؤں نے حملہ کیا تھا لڑائی کے وقت حمایت کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔

۷۔ ہے اندرا اور ورونا! وہ دس راجہ جنہوں نے قربانی ادا نہیں کی گو باہم متفق تھے لیکن سوداس کے پیش ڈالنے کے لئے بے شک ناقابل تھے۔"

(۷۔۸۲)

چھٹے منڈل کے ستائیسویں منتر میں لڑائی کی شام پر طبلِ جنگ کی طرف ایک خطاب ہے اور شاعر اس جنگی آلہ سے زمین اور آسمان کو بذریعہ اپنی آواز کے پُر کرنے منقولہ وغیر منقولہ اشیاء میں تزلزل پیدا کرنے دشمن کے دل پر آہستہ آہستہ خوف بٹھلانے۔ اور ان کو دفع کرنے کی استدعا کرتا ہے یہ خطاب ان پیشین گوئی کرنے والے الفاظ میں ختم ہو جاتا ہے اور وہ طبل (دُندبھی) لڑائی کی شہرت دینے کو تاکہ آدمی آمادہ ہو جائیں زور سے صدا دیتا ہے۔ ہمارے سالار لشکر اپنے اپنے بادپا سمندوں پر سوار

ہو چکے اور سب ایک جگہ جمع ہو گئے۔ ہے اندرا ہمارے جنگ آزماؤں کو اجازت دے کہ رتھوں پر سوار ہو کر فتح حاصل کریں۔

چھٹے منڈل کے ایک عجیب وغریب منتر کی پچھتر ویں رچا میں جنگ کی تیاریوں اور اسلحۂ حرب کی نسبت کسیقدر تفصیل سے بیان کیا گیا ہی اوس منتر کے چند انتخاب ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارے ناظرین کے خیال کو اُن ایام کے اسلحۂ جنگ کے استعمال کیجانب ضرور توجہ دلائینگے۔

۱۔ جب کہ لڑائی کا وقت نزدیک آتا ہے اور تیرآزما زرہ بکتر پہن کر کوچ کرتا ہے۔ اوس وقت وہ ابر کی مانند نظر آتا ہے۔ بہادر سپاہی اس کی اجازت نہ دے کہ تیرا جسم چھد جائے تو فتح مند ہو۔ اپنی زرہ کو رخصت دے کہ وہ تیری حفاظت کرے۔

۲۔ ہم مویشی کو کمان کے زور سے حاصل کرینگے۔ ہم کمان کے ذریعہ سے اُن کو جیت لیں گے۔ ہم خونخوار ومغرور دشمن کو کمان کی مدد سے مغلوب کرینگے۔ کاش وہ کمان دشمن کی تمناؤں کو دور کر دے۔ ہم تمام اکناف واطراف میں اپنی کمان کی وساطت سے فتوحات پھیلائینگے۔

۳۔ کمان کا چلہ جب کھنچا ہوا تیر انداز کے کان تک آجاتا ہے تو پھر لڑائی کی جانب رخ کرتا ہے وہ اُس سے تسکین بخش الفاظ کان میں کہتا ہے اور آواز کے ساتھ ہی وہ کمان کو جھٹکا دیتا ہے جس طرح ایک معشوقہ بی بی اپنے شوہر کے ہاتھ کو جھٹکا دیتی ہے۔

۵۔ ترکش تیروں سے پر مثل باپ کے ہے اور وہ بہت سے تیر اُس کے بچوں کی مانند ہیں وہ ایک صدا دیتا ہے اور بہادر سپاہی کی پشت پر لٹکا رہتا ہے اور جنگ کے وقت تیروں کو آراستہ رکھتا ہے اور دشمنوں کو زیر و زبر کرتا ہے۔

۶۔ وہ ہوشیار رتھ بان اپنے رتھ پر قائم ہے۔ اور جہاں کہیں

چاہتا ہے اپنے گھوڑوں کو ہانک کر لیجاتا ہے باگیں گھوڑوں کو ہٹنے سے روکتی ہیں۔ اعنان کی بڑائی اور مہما گاؤ۔

۷۔ گھوڑے اپنے سموں سے گرد و غبار اڑاتے اور مع رتھوں کے میدان میں تیز روی کرتے ہیں۔ اور گو بخدار ہنہناتوں سے پیچھے قدم نہیں ہٹاتے بلکہ اپنے پاؤں کے نیچے غارتگر دشمنوں کو کچل ڈالتے ہیں۔

۱۱۔ وہ بان پر دار ہے اُس کے دانت ہرن کے شاخ کی مانند ہیں وہ گائے کے تسمہ سے خوب تنا اور کھچا ہوا ہے وہ دشمن پر قضاءِ مبرم کی طرح نازل ہوتا ہے۔ جہاں کہیں لوگ باہم کھڑے ہوتے ہیں یا تو وہ متفرق ہو جاتے ہیں یا وہیں بان انکی امیدوں کو قطع کر دیتا ہے اور ساری آن بان مٹا دیتا ہے۔

۱۴۔ وہ چرمی محافظ کمان کی رگڑ سے بازو کی نگہبانی کرتا ہے اور ایک سانپ کی صورت سے کنڈلی مارے بہادر سپاہی کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۵۔ ہم اوس تیر کی جو زہر میں بجھا ہوا ہے پرسشا (تعریف) کرتے ہیں جس کا منہ لوہے کا ہے جس کی شاخ پر جنبیہ کی ہے۔ (۶ ۔ ۷۵)

قبل اس کے کہ ہم اپنے انتخابات ختم کریں ایک منتر سے جسمیں دور اجاؤں کی مسند نشینی کا ذکر ہے ایک انتخاب اور پیش کرتے ہیں۔ یہ بھی اونہیں منتروں کی مثل ہے جو شاندار رسوم سے تعلق رکھتے ہیں مگر ان کا تعلق بالکل ابتدائی زمانہ سے نہیں ہے بلکہ یہ وید کے زمانہ کے بہت ہی آخری دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

"ہے راجن! میں آپ کو ایک راجہ کی گدی پر بٹھاتا ہوں اس دیس کے پتی ہو جیے۔ مستقل اور قائم رہیے! کل رعایا تیرا اسنیہہ کرے۔ آپ کا راج کبھی نشٹ نہ ہو"۔

۲۔ کوہ کی طرح استوار رہئے گدی سے معزول نہ ہو جیے! اندر کی مانند

برقرار رہئے اور راج پاٹ کو سنبھالئے۔

۳۔ اندر دیوتا قربانیاں نذر لیتا ہے اور نئے راج یافتہ راجو کی پشت پناہی کرتا ہے سوما اُس کو برکت دے۔

۴۔ آسمان قائم ہے زمین برقرار ہے پہاڑ نصب ہیں یہ عالم ماموربے وہ بھی موجود ہے جس طرح راجہ اپنی پر جا میں موجود ہے۔

۵۔ مہاراجہ ورونا آپ کو مستقل رکھے۔ وہ نیک نہاد برہسپتی آپ کو صحیح وسالم رکھے۔ اندرا اور اگنی آپ کی پشت پر رہیں اور ڈگنے نہ دیں۔

۶۔ بلاحظہ ہو میں ان لازوال نذروں کو غیر فانی سوما کے عرق میں ملاتا ہوں اندر آپ کی رعایا کو آپکے سایہ حکومت میں لاتا ہے اور اون کو آپکے ادائے محصول پر آمادہ کیا ہے۔" (۱۰ ۱۷۳)

بس یہ انتخاب کافی معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ہم کسی مقام پر ظاہر کر چکے ہیں کہ بہادر سپاہی زرہ بکتر ہی صرف استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ خود بھی پہنتے تھے علاوہ اس کے ایک زرہ شانوں کی محافظ بھی ہوتی تھی شائد اس سے مراد سپر ہوگی۔ وہ نیزے بھی رکھتے تھے اور تیز دھار کی تلوار تیر و کمان کے سوا اون کی کمر میں بندھی رہتی تھی۔ لڑائیوں کے کل ہتھیار قدیم زمانہ میں جہاں کہیں کہ اُنکا استعمال تھا قریب قریب چار ہزار برس گزرے ہندوستان میں تحقیق ہو چکے تھے۔ طبل لڑائی میں آدمیوں کو اکٹھا کر لیتے" علم اون کو جنگی ازدحام کی جانب رہنمائی کرتے ان کے سوا جنگی گھوڑوں اور رتھوں کا رواج بھی پھیل گیا تھا۔ پالو ہاتھی بھی کام میں لائے جاتے تھے ہم ایسے راجاؤں کی نسبت بھی بعض جگہ اشارات دیکھتے ہیں جو اپنے وزرا و امرا اور منتریوں کے ساتھ سجے سجائے ہاتھیوں پر سوار نکلا کرتے تھے (۴ ۴-۱) مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وید کے دور میں ہاتھی جنگ کے موقع پر اسی طرح باقاعدہ استعمال کئے جاتے تھے جس طرح وہ تیسری اور چوتھی صدیوں میں قبل

حضرت مسیح کے جب یونانی ہندوستان میں آئے تھے استعمال کئے جاتے تھے۔
الحاصل وہ زمانہ جب وید کے بہادر سپاہی زندگی بسر کرتے اور لڑائی جھگڑوں
میں مصروف رہتے ایک شور و شر کا زمانہ تھا۔ اون کا مقصد اس سے صرف یہی
تھا کہ قدیم باشندوں کے مقابلہ میں ایک دائمی جنگ قائم رکھی جائے بلکہ
خود اون میں ہندو بادشاہتیں تقسیم ہو گئی تھیں اور اکثر ایک طاقتور رئیس اپنی
ہمسایہ ریاست کے الحاق پر مائل رہا کرتا۔ رشی ایسی قربانیوں میں مشغول
رہتے جن کے اثر سے وہ شجاعت پیدا ہو جس سے دشمنوں پر غلبہ حاصل کیا جائے
یا ایک ایسے فرزند کے لئے دعا کیا کرتے جو لڑائیوں میں فتوح حاصل کرے
اُس عہد میں ہر توانا و زورمند شخص ایک جنگجو سپاہی سمجھا جاتا اور ہر وقت
اپنے گھر بار کی حفاظت و حمایت پر کمر بستہ رہتا اور اپنی قوتِ بازو سے اپنے
کھیتوں اور مویشیوں کی غور و پرداخت اور نگرانی و نگہداشت کرتا ہر
ہندو نو آبادی یا فرقہ جب تک کہ دیوتاؤں کی پوجا پاٹ اور صلح کے نوع
بنوع کاموں کی درستی و آراستگی میں منہمک رہا کرتا اوس وقت تک ہوشیار
و خبردار رہتا اس لئے کہ جنگ کے باعث اوس کی قومی ہستی علی الاتصال کمر بندی
پر منحصر تھی۔ ہندوؤں کی ایک بڑی جماعت انڈس (دریائے سندھ)
کے کناروں سے سرستی کے کناروں تک پھیلی ہوئی تھی جو مشتمل تھی جری
و جنگ پسند گروہ پر جس نے خشکی پر اپنے قدم جمائے اور اپنی خود مختاری
اور پے درپے قتل و قتال کی وجہ سے قومی وجود کی مدد کرنے اور مرتے
مارنے کی جی میں ٹھان لی تھی۔ صفحہ ۳۴ تا ۴۹

ناظرین! ہم آپ کی زیادہ سمع خراشی کرنا نہیں چاہتے واقعات سامنے
رکھکر نتیجہ آپ لوگوں کی راء پر چھوڑتے ہیں۔ ہمارے سماجی متروں کا ہم کو
جہاد کی بابت ملزم کرنا اور بار بار جہاد و فساد کے دل آزار کلمات لکھنا
اور کہنا اور ویدک جہاد سے چشم پوشی کرنا کہاں تک واقعات پر مبنی

ہے ے

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

تنبیہ۔ یہاں اتنا کہنے سے ہم نہیں رک سکتے کہ حوالجات مذکورہ بالا سے یہ امر بآسانی سمجھ میں آتا ہے کہ وید ابتداء دنیا سے نہیں۔ بلکہ ایسے وقت میں تصنیف ہوئے ہیں جس وقت دنیا میں بہت سی قومیں پیدا ہو چکی تھیں جنمیں جنگ و جدل کا سلسلہ برابر جاری تھا۔ اس مضمون (یا پیدائش وید) پر ہمارا ایک مستقل رسالہ ہے۔ جسکا نام ہی حدوث وید ہے۔ قیمت ار

کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مشہور و معروف فروختنی کتابوں کی فہرست

تفسیر ثنائی اردو پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے بہت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر سات جلدوں میں ہوگی جن میں سے چھ جلدیں طیار ہیں

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقر۔ قیمت ۸؍

جلد دوم۔ سورہ آل عمران و نساء قیمت عہ

جلد سوم۔ سورہ مائدہ انعام اعراف ۸؍

جلد چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ عہ

جلد پنجم۔ تا سورہ فرقان ۱۸ عصہ

جلد ششم۔ تا سورہ یس ۲۲ عہ

چھ جلدیں اکٹھی خریدنے سے مع محصولڈاک ہے ؍

تقابل ثلاثہ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول ڈاک۔ عصہ

القرآن العظیم قرآن مجید کے الہامی ہونیکا ثبوت آریوں کا مقابلہ ا؍

تہذیب۔ ہندوؤں کے فرائض ا؍

الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید۔ ا؍

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ قابل دید ہے۔ ۲؍

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق۔ ۳؍

فتوحات اہلحدیث چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں انکو جمع کیا گیا ہے۔ ۴؍

مرقع قادیانی۔ ماہوار رسالہ کے ۱۵ نمبروں کا مجموعہ مع محصولڈاک وغیرہ۔ عصہ

الہامی کتاب۔ وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶؍

حق پرکاش ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا مکمل جواب۔ ۸؍

ترک اسلام رسالہ ترک اسلام کا معقول مکمل اور مفصل جواب۔ ۶؍

تبر اسلام۔ مہاشہ دھرمپال آریہ کے رسالہ تکمیل الاسلام کا جواب قابل دید۔ ۴؍

خصائل النبی۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ۔ ا؍